REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم — وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۳ — شمارہ ۱۵

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN--143516

۹ رجب ۱۴۰۴ ہجری — ۱۲ شہادت ۱۳۶۳ ہش — ۱۲ اپریل ۱۹۸۴ء

## اخبار احمدیہ

قادیان ۸ شہادت (اپریل)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں کل مورخہ ۸-۴-۸۴ کو ربوہ سے قادیان پہنچنے والے ایک درویش کے ذریعہ موصول ہونے والی اطلاع مظہر ہے کہ "حضور پرنور بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔" الحمد للہ۔

احباب اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۸ شہادت (اپریل) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۹-۳-۸۴ کے ذریعہ موصول تازہ اطلاع مظہر ہے کہ "عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے"۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و شفایابی کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں۔

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و جملہ درویشانِ کرام خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

# عزت کا تاج اسی کے سر پر ہوگا جو آج غلبۂ اسلام کے لئے سرگرداں ہوگا

## ہر قسم کے تفرقہ سے بچو تفرقہ اور اختلاف جماعتی طاقت کو کمزور کرتا ہے!!

### سیرالیون کے ۳۴ ویں جلسہ سالانہ کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

جماعت احمدیہ سیرالیون کا چونتیسواں جلسہ سالانہ مورخہ ۱۰ فروری کو شروع ہو کر ۱۲ فروری کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں نائب وزیر تعلیم، تین پیراماؤنٹ چیفس اور بہت سے مسلم عمائدین کے علاوہ ملک بھر سے اڑھائی ہزار نمائندگان نے شرکت کی۔ بفضلہ تعالیٰ جلسہ کے دوران احبابِ جماعت نے ۹ ہزار لیونز کی ریکارڈ قربانی کا مظاہرہ کیا۔ اس موقعہ پر دو افراد نے احمدیت قبول کی۔ الحمد للہ۔

حضور ایدہ اللہ نے اس موقع پر جو پیغام ارسال فرمایا وہ مندرجہ ذیل ہے:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

مسیحِ پاک کے دامن سے وابستہ ہونے والو، اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے علمبردارو۔ میرے پیارے

احبابِ جماعت سیرالیون!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے اس اجتماع کو ہر جہت سے آپ کے لئے، آپ کے ملک کے لئے بابرکت فرمائے۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے مسیح پاک علیہ السلام نے جو دعائیں کی ہیں وہ سب آپ کو پہنچیں۔ جو احباب کسی مجبوری کی وجہ سے اس بار شامل نہیں ہو سکے، اللہ تعالیٰ انہیں ان کی نیتوں کے مطابق ثواب عطا فرمائے۔ اور آئندہ سالوں میں انہیں اس اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

عزیزو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیعت کے وقت جن امور کی تاکید فرمایا کرتے تھے ان میں سے ایک اطاعت ہے۔ حضرت عبادہ بن ثابتؓ روایت کرتے ہیں کہ:-

"بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی منشطنا ومکرھنا وعسرنا ویسرنا واثرۃ علینا ولا ننازع الامر اھلہ"

کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس امر پر بیعت کی کہ ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ وہ امر ہماری مرضی کے مطابق ہو یا خلاف۔ خواہ تنگی ہو یا آسائش۔ خواہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے۔ اور یہ کہ جن کے سپرد ہمارا معاملہ ہے ان سے جھگڑا نہ کریں گے۔

اسلام سے پہلے عرب اپنی خود پسندی، کبر اور انانیت کی وجہ سے اس امر پر فخر کرتے تھے کہ ہم کسی کی اطاعت نہیں کرتے۔ ہم مطیع نہیں مطاع ہیں اور اپنی جھوٹی انا کی خاطر بعض اوقات خونریز جنگیں لڑتے۔ بیسیوں خاندان تباہ ہو جاتے اور کئی جانیں تلف ہو جاتیں۔ اس کی وجہ سے کئی دفعہ ان کی قومی زندگی خطرہ میں پڑ جاتی۔ اسلام نے آکر انہیں وحدت کا سبق دیا اطاعت کی تلقین کی۔ (باقی صفحہ ۱۱ پر)

## ہفت روزہ بدر کے سالانہ زرِ اشتراک میں اضافہ

رواں مالی سال کے دوران جہاں اخباری کاغذ کی قیمت، اخراجاتِ ڈاک اور خط و کتابت و حمل کے کرایوں میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے وہاں کتابت، طباعت وغیرہ کی اجرتیں بھی بڑھی ہیں ان تمام ناگزیر وجوہ کی بناء پر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے یکم اپریل ۸۴ء سے بدر کے سالانہ زرِ اشتراک میں بہ تفصیلِ ذیل اضافہ فرمایا ہے:-

| پوسٹل زون | موجودہ چندہ | آئندہ چندہ |
| --- | --- | --- |
| ۱۔ بھارت اور بنگلہ دیش | ۲۰ روپے | ۲۶ روپے |
| ۲۔ کینیڈا۔ امریکہ۔ فجی اور سپین بذریعہ ہوائی ڈاک | ۲۵۰ " | ۲۷۰ " |
| ۳۔ افریقہ۔ جرمنی۔ انگلینڈ، اسرائیل اور ماریشس بذریعہ ہوائی ڈاک | ۲۱۰ " | ۲۴۰ " |
| ۴۔ برما۔ انڈونیشیا۔ ملائیشیا اور سنگاپور بذریعہ ہوائی ڈاک | ۱۶۰ " | ۲۱۰ " |
| ۵۔ ممالکِ بیرون بذریعہ بحری ڈاک | ۸۰ " | ۱۲۰ " |
| ۶۔ پاکستان بذریعہ بحری ڈاک | ۸۰ " | ۸۰ " |

امید ہے قارئینِ بدر اور خریدارانِ اس برائے نام اضافہ کو انشراحِ صدر کے ساتھ قبول کر کے آئندہ نئی شرح کے مطابق رقوم ارسال کریں گے۔

جزاکم اللہ تعالیٰ۔

**مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان**

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان

# قادیان میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کی پُر وقار تقریب

## علماء سلسلہ کی پُر مغز اور معلوماتی تقاریر

رپورٹ مرتبہ:- مکرم نور الدین صاحب آزاد قادیان

قادیان: ۲۵ مارچ۔ آج محترم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی سیکرٹری تبلیغ و تربیت لوکل انجمن احمدیہ نے جلسہ کے انعقاد کا انتظام فرمایا اور پروگرام کے مطابق صبح نو بجے مسجد اقصیٰ میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان و ناظر اعلیٰ کی زیر صدارت جلسہ مسیح موعودؑ نہایت روح پرور ماحول میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی مکرم مولوی عبد الوکیل صاحب نیاز کی تلاوت قرآن پاک سے ہوئی۔ بعدہٗ مکرم ریحان احمد صاحب ظفر کارکن نظارت جائیداد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ نے

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فی زمانہ ضرورت اور بعثت کے اغراض و مقاصد احیائے دین و قیام شریعت“

کے عنوان پر فرمائی۔ مولانا صاحب موصوف نے اپنے دلنشین انداز میں سب سے پہلے تیرھویں چودھویں صدی میں مسلمانوں کے مذہبی، اخلاقی و روحانی زوال کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جب جدید علم و فلسفہ کی روشنی میں اسلام کی درخشندہ تعلیمات پر مخالفین کی طرف سے ہونے والے اعتراضات کی بوچھاڑ کے سامنے علماء اسلام بے بس اور لاچار نظر آرہے تھے۔ اور مسلمان کئی لحاظ سے ناگفتہ بہ حد تک تنزل پذیر تھے تب اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صادقؐ کی پیشگوئی کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث کیا تاکہ ”دشمنان اسلام کے علمی و فلسفیانہ اعتراضات کا قلع قمع کرکے ان کی مخالفانہ تدابیر کو ختم کر دیا جائے۔ اور اسلام کے تابندہ و پُر نور چہرہ سے گرد و غبار ہٹا کر غلبہ اسلام کے لئے راہ ہموار کی جائے۔ مولانا صاحب نے احادیث میں مذکور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف تحریرات سے آپ کی فی زمانہ ضرورت و بعثت کے اغراض و مقاصد اور احیائے دین و قیام شریعت کا مفصل رنگ میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت سے احیائے دین و قیام شریعت کے فریضہ کو نہایت احسن رنگ میں سرانجام دیا۔ آپ کی تقریر کے بعد عزیزم ناصر علی عثمان نے حضرت مسیح موعودؑ کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

دوسری تقریر بعنوان

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے زمینی و آسمانی نشانات“

محترم مولانا عبد الحق صاحب فضل سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ احمدیہ نے فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ مخالفین کی شدید مخالفت اور اعتراضات اور اس کے برعکس جماعت کی شب و روز اکناف عالم میں غیر معمولی تبلیغی مساعی میں کامیابی و تیزی سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے آسمانی و زمینی نشانات میں سے ہیں۔ محترم موصوف نے حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف کے بعض اقتباسات سے بھی آپ کی صداقت کے زمینی و آسمانی نشانات نہایت معقول رنگ میں ثابت کئے۔

اس کے بعد مکرم عبد الخالق صاحب ملکانہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ نے زیر عنوان

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان علمی معجزات“

فرمائی۔ آپ نے بیان فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کسی یونیورسٹی کے کوئی سند یافتہ عالم نہیں تھے۔ اور نہ ہی عربی النسل تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے عطا کردہ علم کی برکت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآنی حقائق و معارف کے دریا بہا دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم قرآن و علم کلام سے نوازا۔ انتہائی مصروف الاوقات ہونے کے باوجود حضورؑ نے ۲۸ سال کی قلیل مدت میں ۸۰ سے زائد علمی اور تحقیقی کتب کا عظیم روحانی سرمایہ چھوڑا ہے۔ آپ کی تحریر فرمودہ ”اعجاز المسیح“، ”خطبہ الہامیہ“ ”اسلامی اصول کی فلاسفی“۔ ”کرامات الصادقین“ ”براہین احمدیہ“ وغیرہ کتب رہتی دنیا تک بہت بڑا علمی معجزہ رہیں گی۔ اور ہر زمانہ کی ضرورت کو بدرجہ اتم پورا کرتی رہیں گی۔ آخر میں فاضل مقرر نے بعض چوٹی کے ان علماء کی نشاندہی کی جو آپ کی تصنیف نثر و نظم دونوں سے متاثر تھے۔ اور آپ کی کتب سے فیض حاصل کر چکے ہیں۔

## صدارتی خطاب

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ یہ اجلاس اس لئے منعقد کیا جاتا ہے کہ آئندہ نسل کو اس دن کی مذہبی و تاریخی اہمیت و عظمت کا علم ہو کر ان کی صحیح رنگ میں تربیت ہو سکے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نشانات عطا کئے ہیں ان میں سے ایک عظیم نشان یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کی خدمت کا کام جاری ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دل میں ایک آگ لگا دی ہے۔ اگر اس بات میں کسی کو شک ہو تو وہ بھی آگ لگا کر دیکھ لے۔ یہ آگ میرے لئے کبھی ٹھنڈی نہ ہونے دی گئی۔

آخر میں آپ نے حاضرین جلسہ کو حضور علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اسلام کی ترقی و سربلندی کے لئے جد و جہد کرتے چلے جانے کی تلقین کرتے ہوئے اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

پردہ کی رعایت سے مستورات بھی اجلاس کی کارروائی سے مستفیض ہوئیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بعثت مسیح موعود علیہ السلام کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے والا بنائے۔

اَللّٰھُمَّ اٰمین۔

## بُروزِ فاتحِ خیبر خدا کا پہلواں آیا

بحمد اللہ دلِ مہجوروں کا نے راحتِ جاں آیا
وہ سامانِ نشاطِ زندگی آرام جاں آیا

یہ ہرچ و لرزا یا نہ بصد انداز شاہانہ
قلوب مومنیں کا حکمراں صاحب قراں آیا

خدا کی قدرتِ ثانی کا ہے وہ چار میں مظہر
جمالِ حُسن و احسانِ مصطفیٰ کا رازداں آیا

خدا کا شکر ہوئی ہیں ختم اب گھڑیاں جدائی کی
علاجِ دردِ فرقت وجہ تسکین و اماں آیا

زیارت کے لئے بیتاب ہو کر آگئی ہے خلقت
پئے دیدِ رخِ انور ہر اک پیر و جواں آیا

ہوئی ہے رونقِ ربوہ دوبالا اس کی آمد پر
یہ منظر دیکھ کر حیرت میں ہے آسماں آیا

بٹھا کر عظمتِ توحید قلبِ گبر و ترسا میں
وہی مردِ خدا فرخ بیاں شیریں بیاں آیا

بلند کرکے وہ پرچم دیں کا شرقی ممالک میں
بُروزِ فاتحِ خیبر خدا کا پہلواں آیا

وہ سنگا پور اور پہنچی گیا با شانِ زیبائی
صداقت کی بتا کر رہ وہ میر کارواں آیا

کبھی اس نے بنا مسجد کی جا کر شہر سارٹی میں
درِ ابلاغِ دیں کرکے کشادہ بے گماں آیا

مہمِ دیں کی جولانگاہ بنا آسٹریلیا آخر
وہ اپنے عزمِ راسخ کا دکھا کر اک نشاں آیا

بڑھی تبلیغِ دینِ حق کی ہے میدان کی وسعت
تسلط میں اب اس کے براعظم پانچواں آیا

سری لنکا میں جا کر اہلِ راون کو کیا مفتوح
بہ رنگِ رام چندر جی وہ ہو کر کامراں آیا

جہانِ احمدیت پر نہیں آتی ہے تاریکی
مقابل مہر کے ہر ملک عالم بے گماں آیا

حمید اللہ صاحب اور میاں یوسف بھی ساتھ آئے
دلِ بیتاب جن کو دیکھ کر ہے شادماں آیا

ہجوم مومنیں تھا منتظر جب خیر مقدم کو
وہیں یہ نظم لے کر عاجزِ کج مج بیاں آیا

— سید ادریس احمد عاجز کرمانی۔ ربوہ

خطبہ جمعہ

# عفو کا سلوک کرنا بہت ہی عظیم خلق ہے۔ انسانی قدروں کی حفاظت میں بہت بڑا کام کرتا ہے

## دنیا کے اکثر معاشرتی مسائل کی بنیادی وجہ عفو کی کمی ہے یہ مسائل اسلامی تعلیم پر عمل کے نتیجہ میں ہی ختم ہو سکتے ہیں

## عفو کا سلوک اپنا کر اپنے گھروں سے قوم تک ہر قسم کے فساد اور ایک دوسرے پر زیادتیاں ختم کر دیں

## اگر احمدی اپنے گھروں کو ان بیماریوں سے پاک و صاف نہیں کریں گے تو دنیا کے مصلح کیسے بن سکیں گے!!

## قوموں کی تربیت کا بار عنقریب آپ پر پڑنے والا ہے۔ اس لئے بہت جلد اس طرف متوجہ ہوں اور اپنی فکر کریں!

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۱۳ صلح ۱۳۶۳ ہش مطابق ۱۳ جنوری ۱۹۸۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کے بعد درج ذیل قرآنی آیت تلاوت فرمائی:-

"وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ○"

(الشوریٰ آیت: ۲۶)

اور پھر فرمایا:-

"میں نے چند خطبات پہلے ایک سلسلہ کا آغاز کیا تھا کہ صفات باری تعالیٰ کو ملحوظ رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ میں ایک ایک خلق کی خصوصیت کے ساتھ تعلیم دوں۔ اس سلسلہ کا آغاز میں نے امانت سے کیا تھا۔ آج کے موضوع کے لئے میں نے عفو کو چنا ہے۔

### اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام

عَفُوٌّ ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ○

(النساء آیت: ۴۴)

عَفُوًّا کہتے ہیں درگذر کرنے والے کو۔ "غفور" بخشنے والا۔ عَفُوٌّ کا معنیٰ ہے درگذر کرنے والا۔ درگذر کرنے میں ایک اعراض کا پہلو پایا جاتا ہے۔ بدی کو دیکھنا لیکن اس سے اس طرح آنکھیں چرا لینا کہ گویا دیکھنے والا بدی سے بے خبر رہا ہو۔ گویا اس نے کچھ دیکھا ہی نہیں۔ چنانچہ عَفَا کا معنیٰ ہے معاف کر دیا۔ چٹیل چھوڑ دینا۔ ایسی زمین کو بھی عفو کہتے ہیں جہاں کچھ کاشت نہ کیا گیا ہو۔ خالی پڑی ہوئی ہو۔ اور "صفح" مٹانے کا نام بھی ہے۔ "عفو" اور "صفح" دونوں ملتی جلتی صفات ہیں۔ تو عَفُوٌّ ایسی ذات کو کہتے ہیں جو بدی دیکھتی بھی ہے لیکن اس سے نظریں پھیر لیتی ہے ایسا سلوک فرماتی ہے جیسے بدی گذری ہی نہیں۔ اور غفور میں اس سے اگلا قدم ہے یعنی ایک انسان نے بدی کی اور اس حد تک بڑھ گیا کہ وہ سزا کے نیچے آ گیا اور سزا دینے والے نے سزا کا فیصلہ کر دیا۔ پھر وہ اپنے رب کی طرف یا جس نے بھی اسے سزا دینی تھی اس کی طرف متوجہ ہوا۔ اس سے معافی مانگی۔ گریہ و زاری کی۔ تو فیصلہ کرنے کے بعد یا بدی کے اتنا بڑھ جانے کے بعد کہ سزا لازماً مستوجب ہو چکی ہو پھر جب بخشا جاتا ہے تو اسے مغفرت کہتے ہیں۔ اور "غفور" صفت وہاں کمزور بندوں کے کام آ جاتی ہے۔

پس میں اس پہلے حصہ پر آج کچھ احباب جماعت سے مخاطب ہوں گا۔ یعنی

### خدا تعالیٰ کی صفت "عفو"

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- هُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّئَاتِ۔ وہ ذات ہے جو تمہیں بخشتی بھی ہے جب تم توبہ کرتے ہو تو وہ توبہ کو قبول بھی فرما لیتا ہے۔ لیکن ایک پہلو پر تمہاری نظر نہیں کہ يَعْفُوا عَنِ السَّيِّئَاتِ تمہارے بے شمار نقائص ہیں۔ بہت سی ایسی کمزوریاں ایسی ہیں جن کی طرف تمہیں توجہ ہی نہیں۔ نہ توجہ کا کوئی موقعہ پیدا ہوتا ہے۔ ان سے بھی وہ عفو کرتا چلا جاتا ہے۔ لیکن یہ بات نہیں کہ یہ بدیاں اس کے علم میں نہیں آتیں۔ انسان تو بعض دفعہ غافل ہو جاتا ہے۔ کوئی بدی، کوئی کمزوری اس کی نظر میں آتی ہی نہیں۔ اس کا نام عفو نہیں ہے۔ فرمایا "وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ" خوب جانتا ہے کہ تم کیا کر رہے ہو۔ اور پھر تمہاری بدیوں سے اس طرح آنکھیں چرا لیتا ہے گویا وہ تھیں ہی نہیں۔ چنانچہ اس کی ایک مثال دیتے ہوئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○" (سورۃ البقرہ آیت: ۵۲، ۵۳)

"کسی کو گالی مت دو۔ گو وہ گالی دیتا ہو۔"
(کشتی نوح)
پیشکش: گلوب ایکسپورٹ، مینوفیکچررس، ۲۳ راجندرا سرانی، کلکتہ ۷۰۰۰۰۷
گرام: "GLOBEXPORT" فون: 27-0441

کہ جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا اور موسیٰ کے ساتھ اس کے ساتھیوں کو بھی بلایا تو بسا سبب کیا تو اس کے باوجود ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ تم نے بچھڑے کو معبود بنا لیا وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ اور تم کھلم کھلا ظلم کرنے والے تھے۔ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ یہ سب کچھ ہوتے ہوئے یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ نے تم سے عفو کا سلوک فرمایا۔ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ تاکہ تم میں عفو کے نتیجہ میں شکر کا جذبہ پیدا ہو۔ یہاں خدا تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلا دی کہ شکر پیدا ہونا چاہیئے۔ اور یہ بھی ایک

## بہت ہی ضروری قابلِ توجہ بات

ہے جس کو بہت سے لوگ بھلا دیتے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں پھر کئی خرابیاں معاشرہ میں پیدا ہو جاتی ہیں۔

پس سب سے پہلے تو میں آپ سے یہ کہوں گا کہ آپ عفو کی عادت ڈالیں۔ دوسروں سے عفو کا سلوک کرنا یہ ایک بہت ہی عظیم خوبی ہے۔ اور انسانی کردار کی تعمیر میں بہت بڑا کام کرتی ہے۔ بدیوں کی موجودگی میں یہ بحث کئے بغیر کہ بدی تھی یا نہیں، جہاں تک ممکن ہو، جہاں تک انسانی ذہن یہ فیصلہ کرے کہ اگر میں معاف کروں گا عفو سے کام لوں گا تو بدی سر نہیں اٹھائے گی بلکہ اس کے نتیجہ میں شکر پیدا ہوگا اور اصلاح ہوگی۔ یہ دو نتائج قرآن کریم سے معلوم ہوتے ہیں جو عفو کے نتیجہ میں پیدا ہونے چاہئیں۔ دوسری جگہ فرماتا ہے، فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ (شوریٰ آیت ۴۱) کہ جو شخص عفو سے کام لے اس شرط پر کہ اس کے نتیجہ میں اصلاح ہو فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اس کا اجر اللہ پر ہے۔ تو دو شرطیں معاف کرنے والے کو ملحوظ رکھنی چاہئیں۔ اور دو شرطیں اسے بھی ملحوظ رکھنی چاہئیں۔

## جس سے عفو کا سلوک ہو رہا ہو

عفو کرنے والے کو ہمیشہ قرآن کریم کی تعلیم کے پیشِ نظر یہ دیکھنا چاہیئے کہ میرا عفو اس شخص کی اصلاح کا موجب بن سکتا ہے یا نہیں۔ اور کیا میرے عفو کے نتیجہ میں اس میں جذباتِ تشکر پیدا ہوں گے یا نہیں۔ بعض دفعہ قومی طور پر ہر شخص کے دل میں جذباتِ تشکر پیدا نہیں ہوتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اتنا رحم کرنے والا اور عفوّ ہے کہ چند لوگوں کے جذباتِ تشکر کی خاطر وہ دوسروں سے بھی صرفِ نظر فرما لیتا ہے۔ اس لئے حضرت موسیٰؑ کی قوم کی جو مثال دی گئی ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ ہر شخص شکر گزار بندہ بنے گا۔ جیسا کہ اور مواقع پر اللہ تعالیٰ کی بے انتہا رحمت اور شفقت اور رأفت کے نمونے ملتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ قوموں سے عفو فرماتا ہے تو اُن میں سے بعض کو شکر کا موقع دیتا ہے۔ جن کے متعلق جانتا ہے کہ وہ شکر کریں گے اور ان کے صدقے دوسری قوم بھی بخشی جاتی ہے۔ مگر جب ہم انفرادی معاملہ کرتے ہیں تو

## عفو کرنے والے کا یہ فرض ہے

کہ وہ دیکھے کہ اس کے عفو کے نتیجہ میں جذباتِ تشکر پیدا ہو رہے ہوں یا اصلاح ہو رہی ہو۔ اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو عفو کا مطلب یہ ہے کہ بدی کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ اور بعض دفعہ دوسرے معصوم انسانوں کو بعض اور انسانوں کے ظلم کا نشانہ بنایا جائے۔ تو ان دو شرطوں کے ساتھ عفو ہے۔ لیکن جہاں ملکیت ہو وہاں بعض دفعہ یہ دو شرطیں بھی باقی نہیں رہتیں۔ جہاں معاف کرنے والا کسی کو معاف کرتا ہو۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ غیروں پر کوئی ظلم نہ کر سکے۔ معاف کرنے والے کو مزید دُکھ دے۔ وہاں یہ شرط نہیں ہے کہ ضرور اصلاح ہو۔ وہاں معاف کرنے والا جتنا بھی دُکھ برداشت کر سکتا ہے وہ کرتا چلا جائے۔ اس کا اجر اللہ تعالیٰ اس کو دیتا چلا جائے گا۔

لیکن عفا و اصلح میں یہ تیسری بات بھی خاص طور پر پیشِ نظر رکھیں۔ ایک سوسائٹی یا جماعت سے معاف کرنے کے لئے آپ مالک نہیں ہیں۔ اس لئے آپ پابند ہیں کہ اصلاح کو ملحوظ رکھیں۔ اور یہ نہ ہو کہ معاف کیا جانے والا بعد میں دندناتا پھرے اور کہے کہ دیکھو جی یہاں کچھ نہیں بنتا۔ کچھ نہیں ہوتا۔ اور دوبارہ جرم پر اس کا حوصلہ بڑھ جائے۔ لیکن اگر آپ کے خلاف کسی نے زیادتی کی ہے۔ آپ کے خلاف جرم کیا ہے تو وہاں یہ شرط لازمی نہیں ہے۔ آپ جتنا معاف کر سکتے ہیں۔ جتنا آپ میں حوصلہ ہے اتنا ہی اس کے ساتھ شفقت اور رأفت کا سلوک کرتے چلے جائیں۔ اور عفو سے کام لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیات کی جو عملی تفسیر فرمائی اس سے یہی معلوم ہوتا ہے۔

چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

## دنیا میں جتنی مصیبتیں ہیں

اُن کا ایک بہت بڑا حصہ عفو کی کمی کی وجہ سے ہے۔ اور جرائم کی حوصلہ افزائی کے نتیجہ میں مصیبتیں پھیلتی ہیں۔ اور تمہارے جرائم اگر سارے کے سارے اس طبعی نتیجہ تک پہنچیں جس تک انہیں پہنچنا چاہیئے۔ یعنی تم سزا پاؤ۔ اس کے نتیجہ میں دُکھ اٹھاؤ تو بے انتہا مصائب سے دنیا بھر جائے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا عفو ہے۔ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ (شوریٰ آیت ۳۱) کہ تمہارے بہت سے جرائم ایسے ہیں جن سے وہ صرفِ نظر فرماتا چلا جاتا ہے۔ اور تم اُن کا لازمی طبعی نتیجہ نہیں دیکھتے۔ اپنے جرموں کی سزا سے بچ جاتے ہو۔ اور اس کے نتیجہ میں سوسائٹی میں اتنے دُکھ نہیں ہیں جتنے تمہیں نظر آ رہے ہیں۔

پس گویا جو کچھ تم

## دُکھوں کی شکل میں

دیکھ رہے ہو نہ صرف یہ کہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے۔ ساری کمائی نہیں بلکہ اس کا محض ایک حصہ ہے۔ اگر تمہارے سب جرائم کی سزا دی جائے تو انسان کا اس دنیا میں زندہ رہنا مشکل ہو جائے۔ بلکہ قرآن کریم سے تو پتہ چلتا ہے کہ اگر انسان کے جرائم کو دیکھا جائے تو جانور بھی زندہ نہ رہ سکیں۔ دابّے بھی اس دنیا سے مٹا دیئے جائیں۔ کیونکہ دابّے تو انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اگر انسان نے ہی زندہ رہنے کا حق چھوڑ دیا تو اس کی خاطر جو چیزیں پیدا کی گئی ہیں اُن کے زندہ رہنے کا بھی کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔ لیکن بعض لوگ عفو نہیں کر سکتے۔ اور انہیں عفو پر مجبور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اتنی عظیم الشان عدل کی تعلیم ہے کہ اگر اس کو دنیا میں رائج کر دیا جائے تو دنیا کے اکثر مصائب محض اسی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں ختم ہو سکتے ہیں۔ فرماتا ہے، عفو، احسان کے ساتھ تعلق رکھنے والا جذبہ ہے، یہ لازمی نہیں ہے۔ اس لئے اگر تم عفو نہیں کر سکتے اور کسی کو لازماً سزا دینا چاہتے ہو تو پھر صرف یہ شرط ہے کہ جتنا جرم ہو، جتنی بدی کی گئی ہو اتنا ہی تم نے بدلہ لینا ہے اس سے آگے ایک قدم بھی تمہیں جانے کی اجازت نہیں۔ یہ وہ

## عظیم الشان اسلامی تعلیم

ہے جس کو اگر آج دنیا میں نافذ کیا جائے تو یہ خطرات کے مہیب بادل جو چھائے ہوئے ہیں اور کڑکنے بھی لگے ہیں اب ان کی گرجیں سنائی دینے لگی ہیں۔ یہ بادل کافور ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی ایک دفعہ بتایا تھا، دنیا میں جتنی جنگیں ہو چکی ہیں اُن سب کے پسِ منظر میں بعض اسلامی تعلیمات کو بھلا دینا دکھائی دے رہا ہے۔ ہر جنگ سے پہلے کے حالات پر آپ غور کریں تو لازماً اسلامی تعلیم کو نظر انداز کرنے کے نتیجہ میں وہ جنگیں پیدا ہوئیں۔ اور ہر جنگ کے بعد کے جو حالات ہیں اُن کے نتیجہ میں اگلی جنگیں پیدا ہوئیں۔ اس لئے کہ جنگ کے بعد کے حالات میں بھی انسان نے اسلامی تعلیم پر نظر نہیں رکھی۔ اس پر عمل نہیں کیا۔ چنانچہ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا [1] میں خدا تعالیٰ نے نہ فرد کو اجازت دی نہ قوم کو اجازت دی کہ اگر تم سے بدی کی جاتی ہے تو اس سے بڑھ کر تم بدلہ لو۔ صرف ایک ایسی چیز ہے جو بدلہ لینے والوں کو قومی لحاظ سے مجبور کر دیا کرتی ہے کہ بدی سے بڑھ کر وہ بدلہ لیں۔ اور بعض دفعہ انفرادی طور پر بھی وہ ہمیں دکھائی دیتی ہے۔ بعض لوگ تو ویسے ہی منتقم اور مغلوب الغضب ہوتے ہیں۔ میں اُن کی بات نہیں کر رہا۔ عام درمیانی انسانی فطرت رکھنے والے لوگوں سے متعلق آپ غور کر کے دیکھیں کہ جب وہ بدی کا بدلہ لیتے ہیں اور زیادتی کرتے ہیں تو

## اس کے پیچھے ایک محرّک ہوتا ہے

اور یہی محرّک قوموں کو بھی بدی سے بڑھ کر بدلہ لینے پر مجبور کر دیتا ہے۔ وہ محرّک یہ ہوتا ہے کہ انہیں یہ خوف ہوتا ہے کہ جس شخص نے ہم سے زیادتی کی ہے اگر ہم نے اتنا ہی بدلہ

---

[1] شوریٰ آیت : ۴۱

لیا جتنا اس نے ظلم کیا تھا تو یہ اتنا کمزور نہیں ہوگا ، اسے اتنی سخت سزا نہیں ملے گی کہ اس کے نتیجہ میں آئندہ جرأت نہ کرسکے ۔ تو وہ بدی کی طاقت کو آئندہ سے توڑنا چاہتے ہیں ۔ یا جو اس سے کہ اس نے تھوڑا ظلم کیا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ اس سے آئندہ بدی کی طاقت چھین لی جائے ۔ یعنی اسے اتنا کمزور اور بے کار کر دیا جائے کہ پھر یہ اٹھ نہ سکے ۔ اس کے نتیجہ میں زیادتیاں ہوتی ہیں اور ظلم ہوتے ہیں ۔

اللہ تعالیٰ کی چونکہ فطرت پر بہت باریک نظر ہے اور وہ فطرت کا پیدا کرنے والا ہے اس کے ہر پہلو سے واقف ہے ۔ اس لئے قرآن کریم بھی

## فطرت کا کوئی پہلو

باقی نہیں چھوڑتا ۔ اور ہر ایک کا جواب دیتا ہے ۔ چونکہ بڑی بڑی قومیں لڑائیوں کے بعد ہمیشہ یہ ردّ عمل دکھاتی ہیں کہ جن لوگوں کی وجہ سے جنگیں ہوئی تھیں انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دو ۔ ان کو دنیا میں بکھیر دو ۔ ان میں اتنی سکت باقی نہ رہنے دو کہ وہ پھر اٹھ سکیں ۔ اس کے نتیجہ میں ان کا حکم تو نہیں چلتا بلکہ قانونِ قدرت چلتا ہے اور وہ مظالم ان کے اندر رچ جاتے ہیں ۔ ان کا جزو بن چکے ہوتے ہیں ۔ اور ان مظالم کا خون ان کی رگوں میں دوڑتا رہتا ہے ۔ اور جب بھی انہیں توفیق ملتی ہے وہ پھر اپنا بدلہ لینے کے لئے اٹھ کھڑی ہوتی ہیں ۔ جرمن قوم سے دو دفعہ ایسا ہو چکا ہے اور تیسری دفعہ بھی اس کا بیج بو یا جا چکا ہے ۔ جب برلن کو تقسیم کیا جا رہا تھا اور جرمنی کو تقسیم کیا جا رہا تھا تو روزویلٹ ، چرچل اور سٹالن یہ باتیں کر رہے تھے کہ اس قوم نے دو دفعہ دنیا کی تباہی کے سامان پیدا کئے ہیں اور دونوں دفعہ جو ہم نے ذرائع اختیار کئے وہ کافی نہیں تھے ۔ یعنی اس کے نتیجہ میں ہم نے جو اُن پر ظلم کیا وہ کافی نہیں تھا ۔ اس لئے اب اس قوم کو اس طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دو کہ اگلی جنگ کا کوئی سوال ہی باقی نہ رہے ۔ اور اب وہی DIVIDED جرمنی جو دو حصوں میں بٹ چکا ہے وہی بہت بڑے خطرات کا موجب بن چکا ہے ۔ دو POLARISATION ہو چکی ہیں ۔ ایک مشرق کا کیمپ اور ایک مغرب کا کیمپ ۔ اب جرمنی ، جرمن سے نفرت کرنے لگا ہے ۔ اور اب

## سب سے بڑا خوف

جو مغربی جرمنی میں نظر آرہا ہے وہ یہ ہے کہ پہلی جنگ میں تو ہم غیروں سے لڑا کرتے تھے ۔ اب جرمن ، جرمن کا خون پئے گا ۔ اور "جرمن" جرمن قوم کو ہلاک کرنے کے سامان پیدا کرے گا ۔

پس اسلامی تعلیم کو بھلانے کے نتیجہ میں دنیا کو کوئی فائدہ تو نہ پہنچا اور کوئی صورت نہیں بنی کہ کس طرح ان مظالم کا خاتمہ کر سکیں ۔ سیدھا سادھا قرآنی اصول تھا جس کو بھلانے کے نتیجہ میں وہ اس مخمصے میں پھنس چکے ہیں ۔ ایک ظلم کے نتیجہ میں اگر بدلہ ظلم سے نہ بڑھے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف یہ ذریعہ ہے ظلم کو ختم کرنے کا ۔ اور یہ کم از کم ذریعہ ہے ۔ اگر عفو سے کام لوگے تو ظلم کے غائب ہونے کا زیادہ امکان ہوگا ۔ اگر درگذر کرنے کے بعد مغفرت بھی کروگے تو اس سے بھی ظلم کے مٹنے کے اور زیادہ امکانات ہو جائیں گے ۔ لیکن اگر تم اللہ کے قانون سے جنگ کرتے ہوئے یہ ترکیب اختیار کروگے کہ جتنا ظلم کیا گیا ہے اس سے زیادہ ظلم کریں گے اور اسے توڑ کر رکھ دیں گے ۔ اس سے دنیا کو ظلم سے نجات دیں گے تو یہ ترکیب نہیں چلے گی ۔ نہ پہلے کبھی چلی ہے ۔ نہ آئندہ کبھی چل سکتی ہے ۔ کیونکہ قرآنی تعلیم کے مخالف ہے ۔ اسے کہتے ہیں ایسی تعلیم جو قوموں سے اپنی فضیلت زورِ بازو سے منوالیتی ہے ۔ اور مخالفین کو بھی مجبور کر دیتی ہے کہ اس سے بہتر کچھ دکھا ہی نہ سکیں ۔

## یہ ایک حیرت انگیز کتاب ہے

دنیا کی کوئی عقل ، کوئی LOGIC ، تاریخ کا کوئی تجربہ اس کی تعلیم کو جھٹلا نہیں سکتا ۔

لیکن اس خطرہ کی نشاندہی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس زیادتی کی فکر نہ کرو ۔ ظلم کا بدلہ اس سے بڑھ کر نہیں لوگے تو تم سے کیا ہوگا ، فرمایا چونکہ تم ہماری تعلیم پر چلتے ہو اس لئے ہم ہی اس بات کے ضامن ہیں اور اس ضمانت میں قرآن کریم کی تعلیم کا حسن یہ ہے کہ کافر اور مومن میں کوئی فرق نہیں کیا ۔ انسان کو بحیثیت انسان مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اگر تم ظلم کے بدلہ میں زیادتی سے کام نہیں لوگے اور وہاں ٹھہر جاؤ گے جہاں تک تمہیں حق تھا ، ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھوگے تو پھر اگر تمہیں یہ خوف لاحق ہے کہ وہ قوم تمہارے خلاف بغاوت کرے گی اور تمہیں دوبارہ تباہ کر دے گی ، فرمایا اس کے ہم ضامن ہیں ۔ اتنی حیرت انگیز ضمانت ہے کہ انسان قرآن کریم پڑھ کر حیران ہوتا ہے کہ ساری دنیا کو مخاطب کرتا ہے اور ساری دنیا کو ایسی ضمانت دیتا ہے جس کی کوئی مثال کہیں کسی کتاب میں نظر نہیں آتی ۔ فرمایا

ذَالِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۗ إِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ ۝ ( الحج آیت : ٦١ )

تم بڑے بے وقوف ہو جو اس بات سے ڈر رہے ہو کہ اگر تم نے ظلم کے بدلہ میں زیادتی نہ کی تو یہ قوم اٹھ کھڑی ہوگی اور تمہارے خلاف بغاوت کرے گی ۔ اور پھر تمہیں کمزور دیکھ کر تم پر قابض ہو جائے گی ۔ یہی خطرہ ہے نہیں ؟ فرمایا لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ اگر ہماری خاطر تم ظلم سے رکو گے تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ یقیناً اللہ تمہاری مدد فرمائے گا ۔ اور یاد رکھو یہ تو ادنیٰ سی بات ہے جس کی توقع اللہ تعالیٰ تم سے رکھتا ہے ۔ إِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ خدا تو عفو کرنے والا ہے ۔ اور عفو کے بعد بخشش بھی کرنے والا ہے ۔ یعنی صرف نظر کے بعد جو بعض گناہ بچ جاتے ہیں کہ عام حالات میں ان کی سزا دینی پڑتی ہے یا سزا کا فیصلہ کر لیا جاتا ہے انہیں بھی وہ بخشتا ہے ۔

پس اگر تم دنیا میں سچا امن قائم کرنا چاہتے ہو تو لازماً ان

## تین چیزوں کو اختیار کرنا پڑے گا

سب سے پہلے سزا میں جرم سے بڑھ کر سزا نہ دینا ۔ دوسرے عفو کرنا یعنی جرم نہ دیکھنا اور آنکھیں پھیر لینا ۔ گویا وہ تھے ہی نہیں ۔ اور تیسرے اگر جرائم بڑھ چکے ہوں اور انسان مرتکب ہو چکا ہو اور سزا کا حق رکھتا ہو پھر بھی اس سے بخشش کا سلوک کرنا ۔ یہ تعلیم صرف قومی نہیں بلکہ انفرادی بھی ہے اور اپنی اور عائلی زندگی کو جنت بنانے کے لئے بہت ضروری ہے ۔ میں نے دیکھا ہے کہ ہمارے گھروں میں جو اکثر دکھ پھیلے ہوئے ہیں اور مصیبتیں اور لڑائیاں ہیں ، ماحول تباہ ہو رہا ہے اس کی ایک وجہ یہی ہے ۔ جس طرح اس تعلیم کو بھلانے یعنی عفو کے نہ ہونے کے نتیجہ میں ساری دنیا کا امن برباد ہو چکا ہے اسی طرح گھروں کی تباہیاں بھی عفو کے نہ ہونے کے نتیجہ میں ہیں ۔ بعض بیویاں یہ ثابت کرنے کے بعد کہ خاوند نے یہ غلطی کی ہے وہ سمجھتی ہیں کہ اب اس کے بعد لازماً میرا فساد کرنا ضروری ہو گیا ہے ، چونکہ وہ غلطی کرتا ہے اس لئے اب فساد کرنے کا میرا حق ہے ، میں ضرور کروں گی ۔ جب وہ فساد کرتی ہے تو اتنا نہیں کرتی جتنا خاوند کی غلطی تھی ۔ اس سے چار قدم آگے بڑھ جاتی ہے ۔ کہتے ہیں جیسی روح ویسے فرشتے ۔ ان کو خاوند بھی بعض ایسے ملے ہوتے ہیں جو کہتے ہیں اچھا اب تم لڑنے پر آئی ہو تو میں پھر تمہیں چار تھپیڑ نہیں بلکہ سولہ تھپیڑ ماروں گا ۔ ایک گھر جو جنت کے لئے بنایا گیا جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ اس لئے پیدا کیا گیا کہ تمہیں سکینت ملے ، وہ جہنم کا نمونہ بن جاتا ہے ۔ یعنی سوسائٹی میں پہلا قدم ہی نہیں اٹھایا گیا ، عفو تو بعد کی بات ہے ۔ پہلے یہ بھی نہیں سوچا جاتا کہ جتنا جرم ہو اگر تم معاف نہیں کر سکتے تو کم سے کم پھر اس سے آگے تو نہ بڑھو ۔

پس اگر احمدی اپنے گھروں کو جنت کا نمونہ بنانا چاہتے ہیں تو

## اس بات کو مضبوطی سے پکڑ کر بیٹھ جائیں

اگر وہ کسی قیمت پر معاف نہیں کر سکتے اور ایک احمدی سے میں یہ توقع نہیں رکھتا کہ وہ اس


يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِي إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

( الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام )

منجانب کرشن احمد ، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈرلیسر ۔ دربنہ میدان روڈ ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ ( اڑیسہ )

پروپرائیٹر ۔ شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر ۔ 294

اسی درجہ پر آ کر ٹھہر جائے انہوں نے تو دنیا میں بڑے بڑے کام کرنے ہیں۔ ساری دنیا کو اخلاقِ حسنہ سکھانے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مکارم الاخلاق سے آشنا کرنا ہے۔ یہ ان کا کوئی مرتبہ ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی بات پر جس کو قرآن کراہت کے ساتھ قبول کر رہا ہے اس پر اٹک کر بیٹھ جائیں کہ ہمارے لئے یہی کافی ہے؟ ان سے متعلق تو میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں ایک ایسا شخص حاضر ہوا جس کا کوئی عزیز قتل ہو گیا تھا۔ وہ اس کا ولی تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اسے معاف کر دو۔ اس نے کہا میں نہیں معاف کر سکتا۔ آپؐ نے فرمایا دیت لے لو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میں یہ بھی نہیں کر سکتا۔ پھر آپؐ نے اُسے نصیحت فرمائی۔ اُس نے پھر اعراض کیا۔ آپؐ نے فرمایا "اچھا ٹھیک ہے پھر تم اپنا بدلہ لو"۔ اور بعد میں آپؐ نے فرمایا کہ اس شخص کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا جو یہ کر رہا ہے۔ یعنی یہ شخص خدا تعالیٰ کے عفو سے اپنے آپ کو محروم کر بیٹھا ہے۔ وہ بڑے زور شور سے بدلہ لینے جا رہا تھا پیچھے سے ایک صحابی دوڑا اور اس نے کہا، سُنا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تمہارے متعلق کیا فرمایا ہے؟ اُس نے کہا نہیں۔ اُس نے کہا یہ فرمایا ہے۔ اُس شخص نے کہا اگر ایسا فرمایا ہے تو میں اپنا بدلہ نہیں لیتا میں باز آتا ہوں۔ تو یہ ہے

## آنحضرت صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کی توقّع

اپنی اُمّت سے۔ یہ خیال غلط ہے کہ یہ صرف مسلمانوں کے لئے تعلیم ہے۔ میرا نظریہ یہ ہے کہ چونکہ سارے عالم کو قرآن کریم مخاطب کرتا ہے اور بنی نوع انسان اس کے کم از کم مخاطب ہیں اس لئے قرآن کریم ہر قسم کی تعلیم اپنے اندر رکھتا ہے اور یہ عام بنی نوع انسان سے توقع ہے کہ اگر وہ انسانیت کو دکھوں سے بچانا چاہتے ہیں تو کم از کم اتنا تو کریں کہ جب بدلہ لیں تو اتنا ہی لیں جتنا کہ قصور کیا گیا ہے۔ اس سے آگے نہ بڑھیں۔ لیکن اُمّتِ محمدیہ کی یہ ہی شان نہیں ہے۔ گو اگر وہ اتنا ہی کریں تو اس پر کسی کو طعنہ زنی کا حق نہیں رہے گا۔ یہ الگ بات ہے۔ یعنی اس میں وہ شامل تو ہیں لیکن بنی نوع انسان کے ایک عام فرد کے طور پر۔ اُمّتِ محمدیہ کے لحاظ سے جو اُن کی شان ہے وہ اس سے بہت بالا ہے۔ وہ تو حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نمونے بنا ہیں۔ آپؐ نے ان آیات سے جو سمجھا اور پھر اس کے بعد اپنی زندگی میں جو عملی تفسیر فرمائی ہمارے لئے تو وہی ہے۔ تو بہرحال ایسے لوگ بھی ہیں جو گھروں کو جنّت کی بجائے جہنّم میں بدل لیتے ہیں۔ معاف نہیں کر سکتے۔ لیکن کم از کم انسان تو بنیں، قرآن انسانیت سے متعلق جو ادنیٰ توقع رکھتا ہے وہ تو دکھائیں۔ اگر وہ معاف نہیں کر سکتے تو جتنا جرم ہے اس سے آگے نہ بڑھیں۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ بہت سی خرابیاں اس وجہ سے ہیں کہ بدلہ بھی لیتے ہیں اور پھر بدلہ کے دوران ظلم کرتے ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جی ہمارے بیوی اور بچوں نے ظلم کئے ہیں۔ اور یہ یہ حرکتیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ٹھیک ہے ہمیں علم ہے کہ تمہاری بیویوں میں سے تمہاری اولادوں میں سے تمہارے دشمن بھی ہیں۔ یعنی تمام کمزوریاں تو الگ رہیں، خدا تعالیٰ کے علم میں ہے کہ تم سے دشمنی کرنے والے تمہارے گھروں میں موجود ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ بدنیتی کے ساتھ بھی تمہیں نقصان پہنچاتے ہیں یا بعض دفعہ ان معنوں میں دشمن بن جاتے ہیں کہ تمہاری محبت ان کو بگاڑ دیتی ہے۔ اور پھر وہ عملاً تم سے دشمنی کر رہے ہوتے ہیں۔ جب بدیاں کرتے ہیں تو تم ان میں ذمہ دار ہو جاتے ہو۔ بہرحال اس کے کئی معنی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے باوجود

## ہم تمہیں یہ تعلیم دیتے ہیں

کہ اپنے خاوندوں کے جرائم دیکھو، اپنی بیویوں کے جرائم دیکھو، اپنی اولاد کی غلطیاں اور کوتاہیاں دیکھو پھر بھی حکم یہ ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (التغابن آیت: ۱۵)

کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تمہاری بیویوں میں سے یا خاوندوں میں سے اور تمہاری اولادوں میں سے تمہارے دشمن بھی ہیں۔ ان سے بچو! اتنا تو تمہیں حق ہے کہ ان کی بدیوں سے یا ان کے بد افعال کے بد نتائج سے بچنے کی کوشش کرو۔ لیکن یہ کہ پھر معاف نہیں کرنا، مارنا پیٹنا ہے اُن سے بدلے اتارتے ہیں یا ظالم کرتے ہیں، اس کی خدا تعالیٰ تمہیں اجازت نہیں دیتا۔

اللہ تعالیٰ پہلی بات یہ فرماتا ہے وَاِنْ تَعْفُوْا اگر تم عفو سے کام لو۔ اور اس طرح رہو گویا بہت سی بدیاں تم دیکھ ہی نہیں رہے۔ وَتَصْفَحُوْا صَفَحَ اس سے اگلا مقام ہے صفح کسی چیز کو اس طرح اُڑا دینے کا نام ہے کہ اس کا کوئی نشان بھی باقی نہ رہے۔ تو فرمایا تَصْفَحُوْا، صفح سے بھی کام لو۔ اور اس میں ایک خوشخبری بھی دی گئی ہے کہ عفو کے نتیجہ میں صفح پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر آپ عفو کا تجربہ کریں، بار بار عفو سے کام لیں تو آپ دیکھیں گے کہ بسا اوقات عفو بدیوں کو اُڑا لے جاتا ہے۔ اور اُن کے نشان مٹا دیتا ہے۔ تو فرمایا وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا[1] اگر تم عفو سے کام لو۔ وَتَصْفَحُوْا اور اس کے نتیجہ میں تمہیں یہ طاقت بھی نصیب ہو جائے کہ یہ گھر کی خرابیاں دُور ہونا شروع ہو جائیں تو یہ بہت بہتر ہے وَتَغْفِرُوْا لیکن اگر کچھ بدیاں باقی رہ جاتی ہیں اور سزا کو دل چاہتا ہے تو پھر بھی ہم تمہیں کہتے ہیں کہ حتی المقدور مغفرت سے کام لو۔ کیوں؟ اس لئے کہ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ[2] کہ اللہ صرف عفو کرنے والا نہیں بلکہ بے حد مغفرت کرنے والا ہے اور بہت ہی رحم کرنے والا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا:-

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ○ (الاعراف آیت ۲۰۰)

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تو مجسم عفو تھے۔ خدا کی صفات میں رنگین تھے پھر آپؐ کو یہ حکم کیوں دیا گیا۔ بظاہر یہ عجیب بات لگتی ہے۔ لیکن

## اصل بات یہ ہے

کہ بعض احکامات آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مخاطب کر کے دیئے جاتے ہیں اور ساری قوم مراد ہوتی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سب کی نظر ہے، آپؐ سے بے انتہا محبت ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ جو بندہ مجھے سب سے پیارا ہے اس سے میں کیا توقع رکھ رہا ہوں۔ اس طرح قوم کو نیکیوں کی ایک تلقین اور تحریص کی جاتی ہے۔ تو یہ مراد نہیں تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ضرورت تھی، آپؐ تو نبوت سے پہلے ہی بے حد عفو کرنے والے تھے۔ اُمّتِ محمدیہ کو جب کسی غیر معمولی نیکی کی طرف خاص طور پر توجہ دلانا ہو تو یہ قرآن کا اسلوب ہے کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو انفرادی طور پر چنتا ہے اور آپؐ کو وہ حکم دیتا ہے تاکہ پھر اس مرکز سے خیر کا انتشار ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ بھی فرمایا وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ کہ بہترین رنگ میں عفو کی تعلیم بھی دو۔ عُرف اس نیکی کو بھی کہتے ہیں جو معروف ہو۔ تمام دنیا میں رائج ہو اور اس نیکی کو بھی کہتے ہیں جو نیکیوں میں بھی ایک نمایاں شان رکھتی ہو۔ تو چونکہ عفو کا ذکر فرمایا ہے اس لئے اوّل معنی اس کا یہ ہوگا وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ کہ بنی نوعِ انسان کو عفو کے معاملہ میں بہترین تعلیم دو۔ اس ضمن میں چند احادیث میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس پر کیسے عمل فرمایا اور کس رنگ میں تعلیم دی۔

ایک مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تحریک فرمائی کہ صدقہ دو۔ یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ کچھ لوگ سونا لائے، کچھ چاندی، کچھ غلّہ، کچھ کھجور لے آئے۔ ایک شخص کے پاس اور کچھ نہیں تھا۔ وہ کھجور کے چھلکے ہی اُٹھا لایا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس تو یہی ہے، میں یہ حاضر کر دیتا ہوں۔ ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے لیکن میں اپنی آبرو صدقہ میں پیش کر دیتا ہوں۔ اگر کوئی مجھ سے زیادتی کرے گا، مجھے بُرا بھلا کہے گا تو میں اُس سے خفا نہیں ہوں گا۔ کچھ لوگ بعد میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا تم میں سے ایک آدمی نے ایسا صدقہ کیا ہے جسے

## اللہ تعالےٰ نے قبول فرمالیا

ہے۔ کتنی پیاری ہے یہ حدیث اور لوگوں کو نصیحت کرنے کا کیسا پیارا رنگ ہے۔ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ پر عملدر آمد اس کو کہتے ہیں۔ اس میں ایک اور پہلو کی طرف بھی توجہ دلائی گئی کہ بہت سی جگہ عفو کی راہ میں عزّتِ نفس حائل ہو جاتی ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ باقی چیزیں تو چلو معاف ہو گئیں۔ چوری کر لی یا کچھ تھوڑا سا نقصان پہنچا گیا۔ لیکن میری عزّت پر حملہ کرتا ہے۔ میں یہ کس طرح معاف کر دوں۔ اس کا تو میں نے بدلہ لینا ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہمیں مطلع فرمایا کہ عزّت کے معاملہ میں درگذر کرنا، عزّت پر جو ہاتھ ڈالتا ہو اُسے معاف کرنا یہ اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا ہے کہ اس نے اپنے رسولؐ کو خود خبر دی کہ اس شخص کی یہ نیکی میں نے قبول فرمالی ہے۔ مجھے بہت پسند آگئی ہے۔ اور آپ دیکھ لیں ہماری معاشرتی خرابیوں میں سے بہت سی خرابیاں اس وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کہ عزّتِ نفس کے معاملہ میں آ کر لوگ کہتے ہیں کہ اس نے میری بے عزّتی کی ہے۔ ہم تو کبھی معاف نہیں کریں گے۔

---

[1] التغابن آیت ۱۵ ۔ [2] ایضاً

ابھی چند دن ہوئے ایک خاندان کا جھگڑا آیا دونوں طرف سے انہوں نے درد کا اظہار کیا کہ جی ہمارے درمیان ناچاقی ہوگئی ہے بڑے اکٹھے تھے بہت محبت کا معاملہ تھا اور اب ہم الگ الگ ہوگئے ہیں۔ خاندان پھٹ گیا ہے' دُعا کریں مَیں نے کہا دُعا کا معاملہ تو بعد کا ہے۔ پہلے تو یہ بتاؤ کہ یہ آخر کیوں ہو رہا ہے کیوں تم لوگ صلح نہیں کرتے۔ تو جواب دیا کہ جی اب کیسے صلح ہوسکتی ہے۔ انہوں نے تو ہماری بے عزتی کر دی۔ گویا بے عزتی کے بعد صرف دُعا ہی رہ جاتی ہے اور کوئی ذریعہ باقی نہیں رہا۔ حالانکہ

## دعا کی قبولیت کا اصول

یہ ہے کہ جس صفت میں آپ اللہ کے مشابہہ ہوں گے اس معاملہ میں آپ کی دعائیں قبول ہونگی یہ آپ تجربہ کر کے دیکھ لیں بالارادہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنائیں جس صفت کو آپ اپناتے ہیں۔ اس صفت میں اللہ تعالیٰ آپ سے حیا کرے گا اور آپ کی دُعائیں ضرور سُنے گا۔ جو لوگ دوسروں کے رب بنتے ہیں' ربوبیت کی صفت اختیار کرتے ہیں۔ وہ جب دُعا کرتے ہیں کہ اے خدا مصیبت پڑ گئی ہے ہم ضرورت مند ہوگئے ہیں ہماری مدد فرما تو ہو کیسے سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ سُنے' وہ تو ان کے کہے بغیر بھی سُننے لگ جاتا ہے' ان سے ایسا پیار کا سلوک فرماتا ہے کہ جو دوسروں کی ضرورتیں پوری کر رہے ہوتے ہیں' ان کی ضرورت میں خود لگ جاتا ہے۔

پس ہر صفت کے متعلق یاد رکھیں کہ جو کچھ آپ اپنے رب سے توقع رکھتے ہیں آپ کی دُعائیں سنجیدگی اور سچائی پیدا نہیں ہوسکتی۔ جب تک ویسا بننے کی کوشش نہ کریں۔ آپ تو لوگوں سے اس قدر رعونت کا سلوک کریں کہ اس نے ہماری عزت پر ہاتھ ڈال دیا ہے اس لئے ہم اسے اب کبھی کبھی معاف نہیں کرسکتے' اس نے گھر نہیں بلایا اس نے فلاں وقت دعوت نہیں دی تھی۔ یعنی ایسے ایسے بھی مقدمات آئے ہیں کہ میاں بیوی کی آپس میں ناچاقی اور پھر میاں بیوی کے خاندان کی دوسرے خاندان سے ناچاقی اور کئی کئی سال تک دل پھٹ گئے اور ایک دوسرے سے ملنا جلنا بند ہوگیا اس لئے کہ بیوی کے ماں باپ نے اپنے فلاں عزیز کی شادی پر زبانی پیغام بھیج دیا تھا کہ "آجانا" کارڈ نہیں بھیجا یا الگ رقعہ لکھ کر نہیں بھیجا۔ آپ ہنس رہے ہیں کہ یہ بڑی جہالت ہے لیکن اس جہالت میں لوگ مبتلا ہیں۔ بات جب اپنے اوپر پڑتی ہے تو اپنی عزت اتنی پیاری لگتی ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ اس کی خاطر ہر حماقت جائز ہے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو اللہ نے حکم دیا اس میں ساتھ یہ بھی فرمایا

## وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ

جاہلوں سے اعراض کرنا۔ دُنیا میں بڑے لوگ جاہل پھرتے ہیں تو عزتِ نفس بدلہ لینے اور معاف نہ کرنے کا ایک بہت بڑا عذر سمجھا جاتا ہے۔

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے پیارے انداز میں اس کمزوری کو ہمارے سامنے کھول کر رکھ دیا اور اس کا حل بھی پیش فرما دیا کہ دیکھو ایسے ایسے بھی خدا کے بندے ہیں جب ان کے پاس پیش کرنے کے لئے کچھ نہیں تھا تو انہوں نے کہا کہ اللہ کی خاطر ہم عزت پیش کرتے ہیں' ہماری جو چاہو بے عزتی کرلو ہم آگے سے جواب نہیں دیں گے۔ اور اس کے نتیجہ میں اللہ اتنا خوش ہوا کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود بتا دیا۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے جیسا کہ مَیں نے بیان کیا تھا اپنا نقصان ہو اور کوئی باز نہ آرہا ہو اور اس کے نتیجہ میں دوسروں کا کوئی نقصان نہ ہو وہاں اصلاح کی شرط لازمی نہیں ہے۔ وہاں یہی تعلیم ہے کہ جتنا ممکن ہوسکتا ہے اتنا

## صبر کرتے چلے جاؤ

اور اپنے حقوق کی ادائیگی سے غافل نہ رہو۔ چنانچہ اس ضمن میں حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ یارسول اللہ میرے کچھ رشتہ دار ہیں اور مَیں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں۔ اور وہ قطع تعلق کرتے ہیں۔ یعنی مَیں تو ان کے سارے حقوق ادا کرتا ہوں جو رحمی رشتوں کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں اور وہ ان حقوق کو کاٹتے چلے جاتے ہیں' مَیں معاف کرتا ہوں اور وہ ظلم کرتے چلے جاتے ہیں مَیں اچھا سلوک کرتا ہوں اور وہ بدسلوکی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اس سے زیادہ کیا مضبوط کیس اس بات کے لئے بنایا جاسکتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اجازت دے دیتے کہ ہاں اب تم بھلا ویسے ہی شروع کردو۔ اس شخص نے اپنے حق میں بہت زبردست وکالت کی ہے کہ مجھے اب اجازت دے دیں کہ مَیں بھی پھر ان سے وہی کروں جو وہ کرتے ہیں اور پھر عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اب بتائیں کہ کیا مَیں بھی ان سے ویسا ہی سلوک کرسکتا ہوں جیسا وہ مجھ سے کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا "نہیں اس طرح تم سب چھوڑ دیئے جاؤ گے" عجیب کلام ہے اس میں

## اتنی حکمت اور اتنی گہرائی

ہے۔ آپ سوچیں ذرا کہ اس فقرہ میں آپؐ نے کیا فرمادیا۔ فرمایا ان کو خدا چھوڑ چکا ہے۔ تمہیں نہیں چھوڑا ہُوا۔ کتنا ظلم ہوگا کہ تم سارے کے سارے خدا سے چھٹ جاؤ۔ تم سب کو خدا متروک فرما دے' یہ نہ کرنا کچھ تو خاندان کے لوگ ہوں جن سے اللہ پیار کا تعلق قائم رکھے' انہیں بھی چھوڑ دیا تمہیں بھی چھوڑ دے گا۔ پھر تو تمہارا سارا خاندان ہلاک ہو جائے گا۔

پس اکثر جو خاندانی جھگڑے ہیں ان میں ایک یہ وجہ ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اب تو ہمارا حق ہو گیا ہے اتنی زیادتی ہو چکی ہے کہ اب ہم آگے سے شروع کر دیں اور دونوں فریق چونکہ اپنے آپ کو مظلوم سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے دونوں طرف سے یہ احساس بڑھتا چلا جاتا ہے اور کسی طرح صلح ہونے میں ہی نہیں آتی۔ دیکھئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنا پیارا جواب دیتے ہیں پھر فرماتے ہیں تم فضیلت اختیار کرو۔ ان سے

## صلہ رحمی کرو

کیونکہ جب تک تُو اس حالت پر قائم رہے گا۔ تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ اسی طرح کا معاملہ فرمائے گا اور تیرا مددگار ہو گا تو اس سے بہتر اور کیا سودا ہوسکتا ہے کہ انسان سے انسان دُکھ اُٹھائے اور ظلم برداشت کرے اور اللہ کا پیار اس کے بدلہ میں حاصل کر رہا ہو اور اللہ کو اپنا مددگار بنا رہا ہو۔ تو یہ احمدی معاشرہ میں بڑی شدت کے ساتھ یہ باتیں داخل ہونے کی ضرورت ہے۔ یہ کمزوریاں ہیں جنہوں نے ہمیں دکھوں میں مبتلا کیا ہُوا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے ساری دُنیا کی تباہی اس وجہ سے ہے کہ بدلہ لینے کا سلیقہ بھی ابھی تک انسان کو نہیں آیا۔ اگر معاف نہیں کرسکتا تو بدلہ تو اس طرح لے جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تعلیم دی اور پھر عفو کا طریقہ نہیں سیکھا' مغفرت کا طریقہ نہیں سیکھا اور اس کے نتیجہ میں ساری دُنیا میں مصائب پھیلے ہوئے ہیں۔ اور یہ بیماریاں احمدی گھروں میں بھی داخل ہو چکی ہیں۔ اگر احمدی گھر ان کو صاف نہیں کریں گے تو دُنیا کے مصلح کیسے بن سکیں گے۔ دُنیا تو جواب دے گی کہ اے گنجے تو اپنے سر کی فکر کر تیرے سر پر تو بال کوئی نہیں اور تو دوا بیچتا پھر رہا ہے گنج کے علاج کی۔ یہ تو تجھے زیب نہیں دیتا۔ پس

## یہ بہت اہم بات ہے

اسے کوئی معمولی بات نہ سمجھیں۔ اپنے گھروں سے ہر قسم کی لڑائیاں' فساد' ایک دوسرے پر زیادتیاں ختم کر دیں۔ عفو کا سلوک شروع کر دیں' مغفرت کا سلوک شروع کر دیں۔ رحم کا سلوک شروع کر دیں اور اس کا فائدہ آپ کو بھی پہنچے گا۔ بدلہ لینے والے گھروں میں سکون کبھی نہیں' مَیں نے نہیں دیکھا' دُکھ اور بے چینی بھر جہنم میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ دلوں میں آگیں بھڑک جاتی ہیں' ایک جہنم سے دوسرا جہنم آگے بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ بعض ماں باپ ایسے ظالم ہو جاتے ہیں کہ پھر اپنی اولاد سے بھی ایسا ظالمانہ سلوک کرتے ہیں کہ وہ واقعات سُن کر بھی انسان حیران رہ جاتا ہے۔ امریکہ میں ایسے واقعات کثرت سے ہو رہے ہیں کہ مائیں اپنے بچوں کو پکڑ کر دیواروں سے مارتی ہیں اور ان کے سر پھاڑ دیتی ہیں' بعض آدمیوں نے اپنے بچوں پر ایسے ایسے مظالم کئے ہیں اور یہ معمولی تعداد نہیں ہے۔

بلکہ اعداد و شمار سے پتہ لگتا ہے کہ اس قسم کی عورتوں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ اور بعضوں کے پاگل پن تو ایسے ہیں کہ وہ سوسائٹی سے کٹ جاتے ہیں۔ لیکن بعض ایسے پاگل ہیں کہ آگے پھر وہ جرائم کرتے ہیں اور ان دکھوں کو پھیلاتے چلے جاتے ہیں۔ ایک نفرت دوسری نفرت میں جنم لیتی چلی جاتی ہے۔ تو ہم جب ان واقعات کو پڑھتے ہیں تو احمدی کہتا ہے کہ میں نے اس کی اصلاح کرنی ہے۔ خدا کی تقدیر اس سے کہتی ہے کہ ٹھیک ہے تمہیں ان کی اصلاح کے لئے میں نے کھڑا کیا ہے لیکن اپنی تو اصلاح کرو' اپنے گھروں کو تو جنت بناؤ' جب تک تم جنت انہیں بناؤ گے دنیا کو جنت کیسے دو گے' جو چیز تمہارے پاس ہے ہی نہیں وہ آگے کس طرح تقسیم کرو گے۔ اس لئے ان باتوں کو چھوٹا نہ سمجھیں۔ بہت تیزی سے وقت آ رہا ہے۔ اسلام کا غلبہ میں دیکھ رہا ہوں۔ کثرت کے ساتھ لوگ اسلام میں داخل ہونا شروع ہو گئے ہیں اور یہ رفتار بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

## مجھے تو یہ فکر لگی ہوئی ہے

کہ انہیں سنبھالیں گے کیسے۔ ان کی تربیت کیسے کریں گے۔ اگر احمدی گھروں میں انہوں نے یہی مصائب دیکھے تو وہ یہاں آ کر کیا پائیں گے۔ اس لئے بڑی جلدی اس طرف متوجہ ہوں اور اپنی فکر کریں۔

آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں یہ نصیحت آپ تک پہنچا کر جہاں تک بس چلتا ہے اپنے فرض کو پورا کرتا ہوں فرمایا۔

"بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دُعا نہ کی جائے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا۔" [۱]

یہ ہے عفو اور مغفرت سے آگے رحم کا مقام۔ رحم کا مقام صرف یہ نہیں کہ معاف کر دیا جائے بلکہ جب تک اس کے لئے دُعا نہ کی جائے اس وقت تک سینہ صاف نہیں ہوتا یہ بہت بڑا گہرا فطرت کا راز ہے۔ جب آپ دشمن کے لئے دُعا کرنے کی کوشش کریں تو اس وقت آپ کو پتہ چلے گا کہ کتنا مشکل کام ہے۔ بڑا زور لگانا پڑتا ہے۔ پھر بھی بعض دفعہ دُعا نہیں نکلتی کہ ایسا ظالم آدمی جس نے یہ حرکتیں کی ہیں اور کرتا چلا جاتا ہے اس کے لئے دعا کیسے کروں۔ معاف کر دیا چلیں اس کا پیچھا چھوڑ دیا اس سے آگے میں کس طرح بڑھ جاؤں اور دُعا کروں کہ اے اللہ اس پر رحم فرما۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نکتہ بیان فرمایا کہ دُعا کرو گے تو پھر یقین ہو گا کہ تمہارا سینہ صاف ہو چکا ہے اور دُعا کے لئے بھی تین دفعہ کی شرط لگا دی۔ جب تک کم از کم تین دفعہ تم اپنے دشمن کے لئے دُعا نہیں کرتے تمہارا سینہ صاف نہیں ہو سکتا۔ اس گر کو باہر تو الگ رہا ذرا اپنے گھروں میں تو استعمال کر کے دیکھیں۔ بیوی نے خاوند سے دکھ پایا ہو اُس وقت وہ اس کے لئے دُعا کرے۔ خاوند نے بیوی سے دُکھ پایا ہو اُس وقت وہ اس کے لئے دُعا کرے۔ اپنے بچوں سے دُکھ پایا ہو ان کے لئے دُعا کرے۔ بچوں نے ماں باپ سے دُکھ پایا ہو ان کے لئے دُعا کر رہے ہوں۔ پھر دیکھیں سینے کس طرح صاف ہوتے ہیں۔

## یہ عارف باللہ کا کلام ہے

کسی عام انسان کا کلام نہیں۔ اُس صاحبِ تجربہ کا کلام ہے جس کو خدا نے اس زمانہ کے لئے مامور فرمایا تھا۔ وہ ان تجربوں سے گزرا ہے اور پھر ہم پر یہ موتی نچھاور کر رہا ہے۔ اس لئے بڑی قدر کے ساتھ ان کو پکڑیں فرماتے ہیں۔

"جب تک دشمن کے لئے دُعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا"

حضرت عمرؓ اسی سے مسلمان ہوئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے لئے اکثر دُعا کیا کرتے تھے۔ اسے کہتے ہیں عارف باللہ کا کلام۔ آپ نے یہ واقعہ تاریخ میں پڑھا ہوا ہے اور ہر بیان کرنے والا یہ بیان کرتا ہے کہ حضرت عمرؓ اس لئے مسلمان ہوئے کہ ان کی بہن کو اس طرح زخم پہنچا تھا وہ تلاوت کر رہی تھیں اور اس واقعہ نے کایا پلٹی۔ یہ ٹھیک ہے فوری محرک وہی واقعہ بنا تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر اس طرف تھی کہ اصل فیصلہ تو عمرؓ کے مسلمان ہونے کا اس وقت ہو گیا تھا جب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے دُعا کی تھی۔ پھر سارے بہانے بنتے ہیں۔ پھر جو وجوہات آپ کو نظر آ رہی ہوتی ہیں۔ یہ صرف ایک ظاہری چہرے بنتے ہیں جو چل رہے ہوتے ہیں۔ چہرہ فی ذاتہٖ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اصل تو وہ ہاتھ ہے جو اس کو اُٹھا کر رکھ رہا ہوتا ہے' وہ دماغ ہے جو یہ فیصلہ کرتا ہے کہ میں نے کونسی چال چلنی ہے۔ تو دُعا ہے جو ساری چیزوں کے پیچھے ایک محرک اول ہے' اور خدا کی قوت ہے جو کُن کا فیصلہ کر کے پھر آگے تقدیر کو حرکت دے دیتی ہے' پھر ہمیں ظاہرے نظر آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔" [۲]

اس کلام میں آپ جانتے ہیں کہ ادنیٰ بھی مبالغہ نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمانے سے پہلے زندگی پر نظر ڈالی ہوگی' اس میں ہر قسم کا دشمن آ گیا ہو گا جو بلاؤں میں' ظلم کرنے میں گالیاں دینے میں سب سے آگے آگے تھے۔ ان سب کی فہرست ذہن میں رکھی ہے۔ پھر فرمایا کہ شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے ہم نے دو تین مرتبہ دُعا نہ کی ہو ایک بھی ایسا نہیں اور میں تمہیں کہتا ہوں پس تم میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تمہیں چاہیئے کہ تم ایسی قوم بنو جس کی نسبت آیا ہے کہ اِنَّھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ۔ یعنی وہ ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم جلیس بد بخت نہیں ہوتا اور ان کی نیکی اور ہمدردی سے محروم نہیں رہتا۔

پس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

## اس نصیحت کو مضبوطی سے پکڑ لیں

آپ کی بھی اسی میں خیر ہے اور ساری دُنیا کی بھی اس میں خیر ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ ہی دُنیا کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے قائم کئے گئے ہیں۔ لیکن اگر آپ نے ان باتوں کو بھلا دیا تو آپ سے مراد پھر آپ کے وجود نہیں رہیں گے۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے پھر خدا اور قوم پیدا کر دے گا جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا ہو گی۔ اس زندگی میں نام تو مسیح موعود کا ہی لگ چکا ہے اس کو اب کوئی مٹا نہیں سکتا لیکن اگر ہم میں سے اکثر نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہونے کا حق ادا نہ کیا تو پھر کچھ اور لوگ ہوں گے۔ جو چُنے جائیں گے۔ اس لئے کیوں اس نعمت کو اپنے ہاتھ سے چھوڑتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ [۳] اللہ تو آپ کو نہیں چھوڑنا چاہتا وہ تو عفو کا سلوک کر رہا ہے۔ بہت سی ہماری غلطیوں سے صرفِ نظر فرما رہا ہے اور ہمیں ہی اس نے ابھی سامنے رکھا ہوا ہے اس لئے کیوں ایسا موقعہ پیدا کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ من ذالک نعوذ باللہ من ذالک خدا ہمیں چھوڑ کر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے کوئی اور جماعت چُن لے' اللہ نہ کرے ایسا وقت ہو۔ خدا کرے کہ ہمیں اپنے سارے معاشرے کو قرآنی ہدایات سنت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے مطابق جنت بنانے کی توفیق نصیب ہو۔

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:۔

ایک اور بات میں کہنا چاہتا تھا کہ خشک سالی ہو رہی ہے اور اس سے خصوصًا ان غربا کو بہت تکلیف ہے جن کی فصلوں کا انحصار محض بارش پر ہے اور بہت کثرت سے ایسے بارانی علاقے ہیں کہ اگر انکی ایک فصل ماری جائے تو پھر وہ دو تین فصلوں تک ان زمینداروں کو اُٹھنے نہیں دیتی پہلے بھی بارانی فصل والوں کا نقصان ہو چکا ہے۔ اس لئے خاص طور پر

## دردِ دل سے دُعا کریں

اللہ تعالےٰ رحم فرمائے۔

ہمارے ربوہ کے بچے جہاں تک بس چلتا ہے گرمیوں میں لوگوں کو پانی پلاتے ہیں اور اس صنعت کے ایک چھوٹے سے جلوے میں وہ شریک ہو جاتے ہیں۔ جہاں تک انکو توفیق ملتی ہے تو وہ بچے خاص طور پر دُعا کریں کہ اے اللہ ہمیں تو توفیق ملتی ہے ہم پانی پلاتے ہیں۔ تو رحم فرما ہماری اس نیکی کو قبول فرما اور لوگوں کو بخش دے اگر ان سے ناراض بھی ہے تو انہیں معاف فرما اور بکثرت ان کے لئے پانی کا انتظام فرما۔

افریقن بھائیوں کو بھی اس دعا میں یاد رکھیں، وہاں بہت بڑی تباہی آئی ہوئی ہے۔ خشک سالی مسلسل جاری ہے۔ گھانا کے علاوہ نائیجیریا اور بھی بہت سے ممالک ہیں جاؤ نائیجیریا وغیرہ تو ان کے لئے بھی خاص طور پر دُعا کرتے رہیں۔

قسط دوئم

# خلافت رابعہ کی برکات

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۳ء کے لئے محترم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ مدراس کی یہ تقریر موصوف کے جلسہ سالانہ میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے محترم مولوی عبدالحق صاحب فضل نے پڑھ کر سنائی۔ (ادارہ)

اب میں آپ کی خدمت میں خلافت کی دو عظیم الشان برکات کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے آیت استخلاف میں فرمایا ہے:-

## تمکین دین

اس ضمن میں پہلی بات خدا تعالیٰ نے ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم یعنی خلافت کے ذریعہ دین کو حاصل ہونے والی تمکنت اور مضبوطی بیان فرمائی ہے۔ تمکنت دین کی تعریف کرتے ہوئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

الذین ان مکنّٰھم فی الارض اقاموا الصلٰوۃ واٰتوا الزکٰوۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر۔ (الحج آیت ۴۲)

یعنی جن کے سپرد ہم تمکنت دین کا کام کریں گے تو وہ نمازوں کو قائم کریں گے اور زکوٰۃ یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے انتظام کریں گے اور نیک باتوں کا حکم دیں گے اور بری باتوں سے روک دیں گے۔ یعنی تبلیغ اور تعلیم و تربیت کا نظام قائم کریں گے۔ یہی وہ کارہائے نمایاں ہیں جو خلافت رابعہ میں بڑی عظمت اور شان سے جاری ہیں۔

احباب کرام! آج ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے پاس طاقت و حکومتیں ہیں۔ مختلف قسم کی تنظیمیں اور جمعیتیں ہیں اور ہر قسم کے دنیاوی ساز و سامان سے لیس ہیں۔ باوجود اس کے تمکنت دین کا وہ نظام قائم نہیں کر سکے جس کا ذکر خدا تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے۔ آج مسلمان اندرونی اور بیرونی طور پر مختلف قسم کے حوادث کے شکار ہیں اور ان کا مقابلہ کرنے میں ناکام ہیں۔

اس کے بالمقابل مخالفتوں کی تیز و تند آندھیوں کا سامنا کرتے ہوئے حکومتی سطح پر نیست و نابود کر دینے کی ناپاک کوششوں کے باوجود جماعت احمدیہ نظام خلافت کے زیر سایہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرتی ہوئی۔ اور تبلیغ اسلام کی عالمگیر مہم چلاتی ہوئی شاہراہ غلبۂ اسلام پر رواں دواں ہے۔ دوسری طرف نام نہاد اسلامی حکمرانوں کا ذرا طرز عمل بھی ملاحظہ فرمائیں۔

Sunday Telegraph کی ایک خبر کے مطابق سعودی عربیہ کے شاہ فہد نے لندن میں ایک شاہی محل تعمیر کیا ہے۔ جس کے بنانے کا خرچ ۲۷ کروڑ روپئے ہے۔ اس محل میں ۲۱ بیٹھک ۱۵ سونے کے کمرے اور ۱۶ غسلخانے ہیں۔ اور ہر کمرے میں پانی کا جو نل (پائپ) لگا ہوا ہے وہ خالص سونے کا ہے۔

حال ہی میں ہفت روزہ بلٹز نے یہ خبر شائع کی ہے کہ

"دوبئی کے حکمران شیخ راشد المکتوم نے نیلام میں ایک سال عمر کا ریس Race کا خوبصورت گھوڑا ایک کروڑ دو لاکھ ڈالر یعنی دس کروڑ بیس لاکھ روپئے میں خریدا ہے۔ شیخ راشد المکتوم کی بولی نے سابقہ ریکارڈ کو آسانی سے توڑ دیا ہے۔"

(بلٹز ۱۳ اگست ۱۹۸۳ء)

سامعین کرام! دیکھا آپ نے آج کل اسلامی مملکتوں میں تمکنت دین کس شان سے ہو رہی ہے۔

ایک طرف مسلمان حکمران اپنی دولت اور سرمایہ کو عیاشی میں پانی کی طرح بہا رہے ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں۔ تو دوسری طرف یہ کمزور اور غریب جماعت اپنے خلیفہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قلبی بشاشت کے ساتھ دیوانہ وار تبلیغ اسلام اور خدمت قرآن کے لئے مالی قربانیاں پیش کر رہی ہے۔

**خلافت رابعہ کے معًا بعد رونما ہونے والی ایک عظیم برکت** ۷۰۰ سال کے لمبے عرصہ کے بعد عیسائیت و مادیت کے مرکز SPAIN میں ایک عظیم الشان مسجد کا قیام ہے۔ ایک طرف مسلم حکمران اپنی عیاشی کے لئے کروڑوں روپے کے شاہی محلات تعمیر کر رہے ہیں اور کروڑوں روپئے کے ریس (Race) گھوڑے خرید کر دل بہلا رہے ہیں تو دوسری طرف جماعت احمدیہ جس کو ان مسلمان حکمرانوں نے کافر، دائرۂ اسلام سے خارج اور غیر مسلم قرار دیا ہے وہ آج اکناف عالم میں خدا کی توحید اور اس کی کبریائی بلند کرنے کے لئے مسجدیں تعمیر کر رہی ہے اور اس طرح خلافت احمدیہ کی برکت سے ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم کا نظارہ دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔

خلافت احمدیہ رابعہ کی ایک عظیم برکت اور تمکین دین کی ایک عظیم الشان علامت جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے سرزمین سپین میں تعمیر شدہ مسجد بشارت کے افتتاح کی شکل میں رونما ہوا۔ جو ۱۰ ستمبر ۸۲ء کو عمل میں آیا۔ صدیوں کے انتظار کے بعد سپین کی سرزمین ایک دفعہ پھر ہزاروں ہزار عباد الرحمٰن کے لئے سجدہ گاہ بنی۔ ایک دفعہ پھر گہوارۂ تثلیث سے صدائے توحید اور نعرۂ تکبیر گونج اٹھی۔ مرکز تثلیث سے پھر گونج اٹھی ہے اذان

اس مسجد کے افتتاح کے سلسلہ میں جو روح پرور اور تاریخی تقریب منعقد ہوئی اس کو مخاطب فرماتے ہوئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام اقوام کو ایک عظیم الشان اور زندہ جاوید پیغام دیا۔ حضور فرماتے ہیں:-

"وہ پیغام کیا ہے؟ وہ صلح و امن کا پیغام ہے۔ انسان اور انسان کے درمیان عدل اور مساوات اور اخوت اور محبت کا پیغام ہے۔ وہ پیغام یہ ہے کہ جس طرح آسمان پر تمہارا خدا ایک ہے۔ اے! ایک خدا کے پوجنے والو۔ تم بھی زمین پر ایک ہو جاؤ۔ اور ہر نفرت اور ہر بغض اور ہر کینہ کو اپنے دلوں سے نکال دو۔ اور ہر اس بات کو ترک کر دو جو خدائے واحد و یگانہ کے بندوں کے درمیان تفریق کرتی ہے اور انسان کو انسان سے جدا کرنے والی بات ہے ......... میں اپنے رب کی عطا کردہ بصیرت سے اور اسی کی رہنمائی کے نتیجہ میں اس یقین پر قائم ہوں کہ اہل سپین کو فتح محبت اور عشق اور خلوص اور خدمت کے ہتھیاروں سے مقدر ہو چکی ہے۔ اور کوئی اس تقدیر کو بدل نہیں سکتا۔"

(ماہنامہ خالد ربوہ ستمبر ۱۹۸۲ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس افتتاحی تقریر نے مسجد بشارت کے افتتاح کی خبر نے ساری دنیا کو چونکا کر رکھ دیا۔ اس کی دنیا بھر کے تمام ممالک میں اس قدر چرچا ہوا کہ کئی ہفتوں تک دنیا بھر کے اخبارات۔ ریڈیو۔ اور ٹیلی ویژن اس کے ذکر سے گونجتے رہے۔ اس ضمن میں مغربی و مشرقی ممالک کے بعض اخبارات نے جو خبریں نہایت وسیع پیمانے پر شائع کی ہیں ان کی صرف چند سرخیاں آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

"ہم محبت سے وہ جیتنے آئے ہیں جو ہم نے تلوار سے کھو دیا۔"

(روزنامہ غرناطہ ۸ ستمبر ۸۲ء)

"اہل سپین نے اپنے دروازے اسلام کے لئے کھول دیئے۔"

(روزنامہ غرناطہ ۷ ستمبر ۸۲ء)

"اہل سپین کے دلوں پر جبر محبت کے کسی طور پر فتح ممکن نہیں۔"

(کورڈوبا ۱۱ ستمبر ۸۲ء)

"نئی مسجد سے ہر کوئی خوش معلوم ہوتا ہے۔ اس سے دو مذاہب کے درمیان بہت قریبی ہم آہنگی پیدا ہوگی۔ احمدیوں کا بہت اچھی طرح استقبال کیا گیا۔ پیدروآباد میں عید کا سماں گ۔"

(کورڈوبا ۱۱ ستمبر ۸۲ء)

بہر حال اس مسجد کی تعمیر کی وجہ سے فضائے عالم میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ کیونکہ سپین جیسے ملک میں مسجد کی تعمیر ایک انقلاب انگیز واقعہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کے ذریعہ سے دنیا کو واقعاتی رنگ میں آگاہ کر دیا گیا کہ فی الواقعہ پندرھویں صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اور اسلام سپین میں ہی نہیں سپین سمیت پوری دنیا میں غالب آئے بغیر نہیں رہیگا۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ عظیم الشان پیشگوئی اپنی پوری شان سے پوری ہونے والی ہے کہ

"اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا ......"

"وقت قریب ہے کہ خدا کی ... تو پھر بھی تو ہیں با نور نہ سے"

والے اور تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے گی ؟" (تبلیغ رسالت جلد ششم)

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگہ زندہ وار

اس کے علاوہ خلافت رابعہ کی ایک بہت بڑی برکت سرزمین آسٹریلیا میں احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھنا ہے۔ اس عظیم کارنامہ کو سرانجام دینے سے قبل حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشرقِ بعید کا دورہ فرمایا۔ اس علاقہ میں ایک خلیفہ کا ورود مسعود پہلی دفعہ ہو رہا تھا۔ اس لئے اس کو بہترین تاریخی اہمیت حاصل ہے۔ سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین اپنے تاریخی دورۂ مشرق بعید کے لئے ۱۸ ستمبر کو کراچی سے روانہ ہوئے۔ اور سنگاپور۔ فیجی۔ نیو زی لینڈ۔ آسٹریلیا اور سری لنکا کا نہایت کامیاب اور عظیم الشان دورہ فرمانے کے بعد حضور انور ۱۸ اکتوبر کو ربوہ تشریف فرما ہوئے۔

۳۰ ستمبر ۱۹۸۳ء کو حضور نے آسٹریلیا کے مشہور شہر سڈنی میں پُرسوز دعاؤں کے ساتھ جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد اپنے دست مبارک سے نصب فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور نے جو تاریخی خطاب فرمایا اس میں نہایت پُرشوکت الفاظ میں یہ اعلان فرمایا کہ

"یہ دن آسٹریلیا کی تاریخ میں ایک عظیم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ ایک ایسی جماعت جو اس دور میں اللہ کی توحید کو تمام دنیا پر غالب کرنے کا عزم لے کر اُٹھی ہے اس براعظم میں پہلی مرتبہ خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کے لئے ایک گھر تعمیر کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ یہ پہلی اینٹ ہے جو خالصتہً للہ اس کی عبادت کی خاطر ہونے والے اس گھر کی بنیاد میں رکھی جا رہی ہے۔ لیکن یہ اینٹ آخری اینٹ نہیں رہے گی اور نہ خدائے واحد کا یہ گھر آخری گھر ہوگا۔ بلکہ یہ تو خانۂ ہائے خدا کے نہ ختم ہونے والے سلسلہ کا ایک نہایت عاجزانہ آغاز ہے۔ ...... یہ ایک روحانی فتح کا پروگرام ہے جس کا زمینی فتح اور سیاسی غلبہ سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ یہ ایک دل جیتنے کا منصوبہ ہے جس کا جبر و اکراہ سے کسی قسم کا واسطہ نہیں۔ یہ ایک عقل و دلیل کی جنگ ہے۔ تیر و تفنگ اور توپوں اور راکٹوں سے اس کو ادنیٰ بعید کا بھی علاقہ نہیں۔ یہ امن کا پیغام ہے جو دلوں کی راجدھانی سے تعلق رکھتا ہے۔"

(تحریک جدید اکتوبر ۸۳ء)

مسجد آسٹریلیا کا سنگ بنیاد اور مشرق بعید کے دورہ کے علاوہ خلافت رابعہ کی عظیم الشان برکات میں سے ایک برکت حضور کی وہ تحریک ہے جس کے ذریعہ حضور نے اپنی جماعت کو صحیح آمدنی بتا کر اس کی شرح کے مطابق چندہ ادا کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ یہ اتنی بابرکت تحریک ہے جس سے اس مختصر اور قلیل عرصہ میں جماعت کی قربانی کا معیار کہیں سے کہیں پہنچ گیا اور سچائی اور راست گوئی میں اس جماعت کو ایک بے مثال مقام پر کھڑا کر دیا گیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں :۔

"اللہ تعالیٰ جو دینے والا ہے جو رازق ہے اس کے ساتھ صدق و وسداد کا معاملہ کرو۔ تمہاری قربانیاں بھی کام آجائیں گی۔ اور ان قربانیوں کے نتیجہ میں تم مزید فضلوں کے وارث بنائے جاؤ گے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے تم کیوں خوف کھاتے ہو؟ یہی وہ خرچ ہے جو تمہاری آمد کا ذریعہ ہے اور یہی تو وہ خرچ ہے جو برکتوں کا موجب ہے ...... حقیقت یہ ہے کہ اگر جماعت کا ایک طبقہ اس معاملہ میں تقویٰ شعاری اختیار کرے اور غیر اللہ کا خوف نہ کھائے شرک نہ کرے اور اس بات پر قائم ہو جائے کہ خدا کی راہ میں میں جو بھی دوں گا سچائی کے ساتھ دوں گا تو آج شرح بڑھائے بغیر بھی ہمارا چندہ دوگنا ہو سکتا ہے۔"

(بدر ۱۶ ستمبر ۸۲ء)

حضور ایدہ اللہ الودود کی اس تحریک پر ایک سال پورا نہیں گذرا تھا کہ جماعت میں روحانی طور پر ایک انقلاب عظیم برپا ہو گیا۔ حضور انور کی اس تحریک پر جماعت کا ردِّ عمل اس بات کا عینی اور مشاہداتی ثبوت ہے کہ خلیفہ یقیناً خدا تعالیٰ ہی بناتا ہے جس میں انسانی ہاتھ اور اس کی خواہش کا کوئی دخل نہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس تحریک پر جماعت نے جس رنگ میں والہانہ طور پر لبیک کہی اس کے متعلق جذبات تشکر الٰہی سے لبریز ہو کر فرمایا :۔

"نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ سال کی آمد کے بجٹ کے مقابل پر ۷۰ لاکھ روپئے زیادہ وصول ہوئے ہیں۔ میری روح خدا کے حضور سجدے کر رہی ہے۔ لاکھوں کی وجہ سے نہیں بلکہ اُن اَن گنت جذبات خلوص کی بناء پر جو ان لاکھوں کے پیچھے کام کر رہے ہیں۔ بڑی بڑی تکلیفیں اُٹھا کر دوستوں نے یہ چندے دیئے ہوں گے۔ بڑی بڑی قربانیاں کر کے یہ چندے دیئے غریبوں نے بھی دیئے اور امیروں نے بھی دیئے۔ اور اس عزم کے ساتھ دیئے کہ ہمارا قدم پیچھے نہیں جائے گا۔ یہ اضافہ پہلے سے بڑھ کر اور حیرت انگیز ہے۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ پر کامل یقین تھا اور اس پر توکل تھا۔ لیکن اتنے اضافہ کی توقع نہیں تھی۔ پتہ نہیں کہاں سے آیا ہے اور کس طرح آیا ہے۔ بارش کے قطروں کی طرح گرا ہے۔"

(الفضل ۹ جولائی ۸۳ء)

سامعین کرام! ایسی ہوتی ہے ایک زندہ جماعت کی علامت جو ایک ہاتھ کے اُٹھنے سے اُٹھ کھڑی ہوتی ہے اور ہاتھ نیچے کرنے سے بیٹھ جاتی ہے۔ اور ایسی روح رکھنے والی جماعت کو زمین کی کوئی طاقت مٹا نہیں سکتی۔ بہرحال جماعت احمدیہ میں سچائی اور قربانی کا جو ایک نیا اور بلند معیار قائم ہوا ہے، یہ خلافت رابعہ کی ایک عظیم برکت اور کارنامہ ہے۔

## تحریک بیت الحمد

خلافت احمدیہ رابعہ کی ایک عدیم المثال برکت تحریک بیت الحمد کی صورت میں ہمارے سامنے آئی۔ اس سلسلہ میں حضور فرماتے ہیں :۔

"مسجد بشارت سپین کی تعمیر اور اُس کے افتتاح کے وقت میری توجہ اس طرف منتقل ہوئی کہ اس مسجد کے قیام پر ساری دنیا میں احمدیوں نے خوشی کے ترانے گائے اور اُن کے دلوں نے خوشی محسوس کی۔ مگر یہ خیال آیا کہ عملی طور پر مسجد بشارت کے قیام پر اللہ کی حمد کر سکیں۔ اس ضمن میں اللہ کا گھر بنانے کے شکرانے کے طور پر خدا کے غریب بندوں کے گھروں کی طرف بھی توجہ دی جائے۔ اس مقصد کے لئے آج میں غریبوں کے گھر بنانے کا فنڈ قائم کرنے کا اعلان کرتا ہوں ...... ملک میں کثرت سے غرباء کو سر چھپانے کے لئے جگہ میسر نہیں۔ اُن کو بہت مجبوریاں درپیش ہیں۔ ہم غرباء کو اخلاق حسنہ کی بھی تعلیم دیں گے اُن کو نظم و ضبط بھی سکھائیں گے۔ ویسے ضرورت تو اتنی بڑی ہے کہ دنیا کی حکومتیں مل کر بھی اس مسئلہ کو پورے طور پر حل نہیں کر سکیں۔ لیکن جماعت احمدیہ اس زمانہ میں واحد جماعت ہے جو رضائے باری تعالیٰ کے حصول کیلئے یہ کام شروع کریگی۔ اور اللہ تعالیٰ اس میں برکت دیگا۔ کروڑوں روپیہ کے مقابلہ میں ہمارے چند روپیے برکت پائیں گے۔ اور غرباء میں ایمان بھی بڑھیگا۔"

حضور نے سب سے پہلے اپنی طرف سے دس ہزار روپئے دینے کا اعلان فرمایا اور صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ سے دو لاکھ روپئے کے عطیہ کا اعلان بھی فرمایا۔ اس کے علاوہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے صنعت کاروں، تاجروں اور ماہرین معیشت کو تحریک فرمائی کہ وہ غرباء کی اس رنگ میں مدد کریں کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔ اس ضمن میں حضور نے مختلف سکیمیں جماعت کے سامنے رکھیں۔ اسی طرح حضور نے انجینئرز اور آرکیٹکٹس ایسوسی ایشن کو بھی توجہ دلائی کہ وہ غرباء کے گھروں کی تعمیر کے سلسلہ میں بھرپور تعاون دیں۔

یہ تحریک اتنی بابرکت اور اتنی مفید ہے کہ اس سے جماعت میں غرباء کے طبقہ کے لئے آرام اور اطمینان نصیب ہوگا۔ بہرحال یہ بھی خلافت رابعہ کی ایک بڑی نوری برکت ہے۔

(باقی)

# اخبار قادیان

• ــــ محترم عطاء اللہ کلیم صاحب سابق امیر و مشنری انچارج جماعت ہائے احمدیہ گھانا مورخہ ۵ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔ چنانچہ اُسی روز بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے کی زیر صدارت ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس میں موصوف نے مجلسِ مشاورت ربوہ کے ایمان افروز حالات سنائے۔

• ــــ ہفتہ زیر اشاعت جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم کچھ غیر ملکی طلباء زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی دعائیں قبول فرمائے۔ آمین

• ــــ مقامی طور پر مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش چند یوم سے بیمار ہیں۔ اسی طرح مکرم مولوی بشیر احمد صاحب بانگڑی کی اہلیہ صاحبہ کا بٹالہ میں پیٹ کا اپریشن ہوا۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا کرے۔ آمین

## حضور کا پیغام (صفحہ اوّل سے آگے)

وہ عرب جو ریت کے ذرّوں کی مانند متفرق تھے اب ایک مضبوط چٹان بن گئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اپنی اس نعمت کا ذکر یوں فرماتا ہے :۔

”واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللّٰہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالّف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہٖ اخواناً وکنتم علٰی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا“ (آل عمران : ۱۰۴)

کہ خدا کی رسی کو اکٹھے ہو کر مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ کرو اور اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ تم باہم دشمن تھے۔ اس خدا نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کی جس کے نتیجہ میں تم بھائی بھائی بن گئے۔ تم آگ کے گڑھے کے کنارہ پر تھے خدا نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اس سورۃ میں آگے چل کر فرمایا :۔

”ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءھم البیّنٰت واولٰئک لھم عذاب عظیم“ (آل عمران : ۱۰۶)

کہ دیکھو اب ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے تفرقہ اور اختلاف کیا بعد اس کے کہ انکے پاس کھلے کھلے نشانات آئے یہی لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب ہے۔

ابن جریج راوی ہیں کہ جب یہ آیت اتری ”یاایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم“

کہ اے ایمانداروں اللہ کی اطاعت کرو۔ اپنے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے امیروں کی اطاعت کرو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

”من اطاعنی فقد اطاع اللّٰہ ومن یعصنی فقد عصی اللّٰہ ومن یطع الامیر فقد اطاعنی ومن یعص الامیر فقد عصانی“

(مسلم باب وجوب طاعۃ الامراء)

کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی۔ اور جو میری نافرمانی کرےگا وہ خدا کا نافرمان ہے اور جو امیر کی اطاعت کرتا ہے اس نے میری اطاعت کی اور جو امیر کی نافرمانی کرتا ہے یا کرے گا اس نے میری نافرمانی کی۔

واضح رہے کہ عربی میں مضارع۔ حال اور مستقبل دونوں زمانوں پر حاوی ہوتا ہے۔

پس میری پہلی نصیحت اور پیغام آپ سے یہی ہے کہ اطاعت کا سبق اختیار کیجئے۔ اطاعت صدیق بناتی ہے۔ اطاعت نورالدین بناتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

”صحابہ کے دلوں پر نور اطاعت رسول کے نتیجہ میں نازل ہوا۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۸۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ہمیں پھر ایک ہاتھ پر جمع کیا ہے۔ ہم نے حبل اللہ کو تھاما ہے۔ اس کو مضبوطی سے تھام لو۔ اور ہر قسم کے تفرقہ سے بچو کہ تفرقہ اور اختلاف جماعتی طاقت کو کمزور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

”ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم“ (الانفال : ۴۷)

کہ آپس میں اختلاف نہ کرو۔ ورنہ دل چھوڑ بیٹھو گے اور تمہاری طاقت جاتی رہے گی۔ ہوا اکھڑ جائے گی۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

”من فارق الجماعۃ شبرًا فمات میتۃ جاھلیۃ“

(مسلم باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین)

کہ جو جماعت سے ایک بالشت بھی ادھر اُدھر ہوا وہ گویا اسلام سے پہلے جاہلیت کی زندگی کیطرف عود کر گیا۔

پس سیرالیون میں بسنے والے احمدیو! میرا پیغام یہ ہے کہ اطاعت کو لازم پکڑو کہ یہ خدا کے فضلوں کو جذب کرنے کا ذریعہ ہے۔ تفرقہ نہ کرو۔ کہ یہ جماعت کو کمزور کرنے کے مترادف ہے اور خدا کی ناراضگی کا سبب۔ تاریخ اسلام شاہد ہے جب تک مسلمانوں میں خلافت راشدہ رہی نبوت سے متعلق انعامات مسلمانوں کو ملتے رہے وہ ایک ہاتھ پر جمع رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفاء راشدین کے طریق کو اپنانے کی تلقین فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں :۔

”علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین“

اب پھر یہ نعمت خلافت بموجب حدیث خدا نے جماعت احمدیہ کو عطا فرمائی ہے۔ اس نے پھر مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کے لئے یہ نعمت عطا فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب شہادۃ القرآن میں خلافت کا فلسفہ بیان فرماتے ہوئے یہ فرماتے ہیں کہ نبوت کی نعمت کو لمبا کرنے کیلئے خدا خلافت کے سلسلہ کو جاری فرماتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے قدرت ثانیہ کے نام سے موسوم فرمایا ہے اور اسے ہمارے لئے بہتر اور دائمی قرار دیا ہے۔

احمدیت کی تاریخ گواہ ہے کہ جو گروہ خلافت سے وابستہ رہا۔ ترقی کی منازل کیطرف وہی گامزن ہوا۔ اور جنہوں نے خدا کی اس نعمت کی ناقدری کی وہ اوج ثریا سے زمین پر آ رہے۔

پس عزیزو! دوسری میری نصیحت اور پیغام آپ سے یہ ہے کہ خلافت احمدیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے تحت قائم ہوئی۔ اس نعمت کی قدر کرو۔ خدا کی نعمت کی قدر اس کی برکت کو آپ کے لئے بڑھائے گی۔

مسیح پاک کے درخت وجود کی سرسبز شاخو! مسیح پاک فرماتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جو قادر خدا نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔

آپ کے آنے کی غرض خدا نمائی تھی اس غرض کو وہی پورا کرتا ہے جو اپنے اعمال میں للّٰہیت پیدا کرتا ہے۔ جس کے اعمال حرکات و سکنات خدا کے لئے ہیں۔ جس کی اپنی کوئی غرض نہیں جس نے اپنی خواہشات اور ارادے خدا کیلئے وقف کئے وہی مقبول بارگاہ اللہ ہے۔ اور وہی خداوند کریم سے ثواب کا مستحق ہے پس دین کو خالص اللہ کیلئے کرو۔ کہ خدا کی رضا کے دروازے سے کوئی نفس کی فریبی رکھنے والا داخل نہیں ہو سکتا۔ وہ فرماتا ہے :۔

”الا للّٰہ الدین الخالص“ (زمر : ۴)

کہ سنو! دین کو خدا کے لئے خالص کرو۔

تقویٰ اختیار کرو کہ ہر نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہامی مصرعہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے کلام میں بار بار تقویٰ کے حصول کیطرف توجہ دلائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں :۔

”یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔“ (کشتی نوح صفحہ ۲۳)

حضورؑ فرماتے ہیں :۔

”جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے۔ خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال نہیں ہو سکتی۔“

عزیزو! اگر خدا کی نصرت حاصل کرنا چاہتے ہو تو تقویٰ اختیار کرو۔ پاک تبدیلی پیدا کرو۔ کہ اللہ ان سے خارق عادت سلوک کرتا ہے جو اپنے اندر خارق عادت تبدیلی پیدا کرتے ہیں۔

اور آخری نصیحت اور میرا پیغام آپ کو یہ ہے کہ عجب اور ریا سے پرہیز کرو۔ خود پسندی اور دکھاوے کے لئے کام نہ کرو یہ خدا کو پسند نہیں۔ بلکہ وہ اس کی ناراضگی کا باعث بنتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

”من یرائی یرائی اللّٰہ بہٖ ومن یسمع یسمع اللّٰہ بہٖ“

(ترمذی باب ما جاء فی الریاء والسمعۃ)

کہ جو لوگوں کے دکھلاوے کے لئے کام کرتا ہے اللہ اس کے عیوب کو ظاہر کرتا ہے اور جو اپنے کاموں کی تشہیر کی خاطر کام کرتا ہے اللہ اس کے عیوب کی تشہیر کرےگا۔

امام ترمذی اس باب میں ایک لمبی حدیث شفیا اور سبحی سے لائے ہیں کہ قیامت کے دن ایک مالدار۔ ایک قرآن کا قاری ایک عالم لایا جائے گا۔ خدا ان سے دریافت فرمائے گا تمہیں مال، علم، قرآن دیا تھا بتاؤ تم نے کیا کیا۔ وہ کہیں گے خداوند مال علم۔ قرآن سے لوگوں کو فائدہ پہنچایا۔ اللہ کہے گا تو نے یہ سب کچھ اس لئے کیا تھا کہ لوگوں سے واہ واہ حاصل کرے۔ سو تمہیں یہ غرض حاصل ہو گئی۔ بتاؤ اب مجھ سے کس ثواب کے اُمیدوار ہو۔

حدیث میں آتا ہے یہ تینوں وہ پہلے آدمی ہونگے جن پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی۔

پس تکبر اور ریا سے بچو! خود نمائی کو ترک کرو۔ کہ مومن صرف خدا کے لئے نیکیاں بجا لاتا ہے۔ اور یہ دونوں بدخلق تو نیکیوں کو ضائع کرتے ہیں۔

امام الزمانؑ فرماتے ہیں :۔

”عجب اور ریا بہت مہلک چیزیں ہیں۔ ان سے انسان کو بچنا چاہیئے۔ انسان ایک عمل کر کے لوگوں کی مدح کا خواہاں ہوتا ہے۔ بظاہر وہ عمل عبادت وغیرہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ جس سے خدا تعالیٰ راضی ہو۔ مگر نفس کے اندر ایک خواہش پنہاں ہوتی ہے کہ فلاں فلاں لوگ مجھے اچھا کہیں۔ اس کا نام ریا ہے۔ اور عجب یہ کہ انسان اپنے عمل سے اپنے آپ کو اچھا جانے کہ نفس خوش ہو۔ ان سے بچنے کی تدابیر کرنی چاہئیں۔ کہ اعمال کا اجر ان سے باطل ہو جاتا ہے ........ ریا اور عجب بڑی بیماریاں ہیں۔ ان سے بچنا چاہیئے۔ اور بچنے کے لئے تدابیر بھی کرنی چاہئیں اور دعا بھی کرنی چاہیئے۔“

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۳۴-۳۳۵)

عزیزو! تم خوش قسمت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے مسیح کے لئے منتخب فرمایا۔ آج اسلام کے غلبہ کی مہم کے لئے اس قادر مطلق نے تم کو چنا۔ سو اپنے فرض کو پہچانو! خدا کی نعمت کا شکر ادا کرو جس حبل اللہ کو تم نے تھاما ہے اسے مضبوطی سے تھامے رکھو۔ میں وہ دن سامنے دیکھ رہا ہوں۔ جب دُنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ یعنی اسلام اور ایک ہی حکم ہوگا۔ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ۔ جو آج اس غلبہ اسلام کے لئے سرگرداں ہیں عزت کا تاج ان کے سروں پر ہوگا۔ انکی نسلیں اس خدمت پہ فخر کریں گی لیکن یہ تبھی ممکن ہے کہ نیکی میں قدم آگے بڑھاتے جاؤ اور کوئی ایسا عمل اور حرکت نہ کرو جو اس مشن کو کمزور کرنے کا موجب ہو۔

اسلام کے قلعہ کے سپاہی بنے ہو تو سینے تان کر آگے بڑھو۔ اس نیک مقصد کے لئے جانیں نچھاور کردو کہ جو اس کے لئے موت قبول کرتا ہے اللہ اسے نئی زندگی عطا کرتا ہے۔

پس زندگی کے خواہاں بنو۔ خدا تمہیں ابدی زندگی عطا کرے۔ آمین یارب العالمین!

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

# مختلف مقامات پر جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام

☆ــــ مکرمہ لبشریٰ صادقہ صاحبہ جیبہ رپورٹر لجنہ اماء اللہ قادیان رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۴ کو بعد دوپہر پونے پانچ بجے محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت کلام پاک اور مکرمہ مبارکہ شاہین صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے افتتاحی خطاب فرماتے ہوئے جلسہ یوم مسیح موعودؑ کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد مکرمہ امۃ الوحید صاحبہ گجراتی نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے آپؑ کی صداقت کے مختلف دلائل پیش کئے۔ اس کے بعد مکرمہ امۃ النصیر سلطانہ صاحبہ نے بعنوان "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گرانقدر اسلامی خدمات" تقریر کی۔ بعدہٗ مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ جیبہ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احسانات طبقۂ نسواں پر" کے زیر عنوان تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ آپؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کی روشنی میں طبقۂ نسواں کی بہبودی کی طرف خاص توجہ فرمائی۔ اس کے بعد مکرمہ نعیمہ لبشریٰ صاحبہ نے "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے آپؑ کی سیرت کے بعض نمایاں پہلو توکل علی اللہ، عشق رسولؐ، اور شفقت علیٰ خلق اللہ پر وضاحت سے روشنی ڈالی۔ اس دوران مکرمہ راشدہ رحمٰن صاحبہ نے نظم سُنائی۔ بعدہٗ ناصرات کی بچیوں کی طرف سے سوال و جواب کا پروگرام زیر نگرانی مکرمہ عقیلہ عفت صاحبہ و نصرت سلطانہ صاحبہ پیش کیا گیا۔ دُعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔ جلسہ میں غیر مسلم خواتین نے بھی شرکت کی۔ اس موقعہ پر لجنہ اماء اللہ کی طرف سے پکوڑوں اور چاٹ کی دکان لگائی گئی۔ جس کا منافع جلسہ گاہ لجنہ اماء اللہ کی چار دیواری کی تعمیر کے لئے پیش کیا گیا۔

☆ــــ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ مدراس تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۵/۳/۸۴ کو مکرم نورالدین صاحب کی زیر صدارت دارالتبلیغ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم محمد یوسف صاحب، مکرم خلیل احمد صاحب، مکرم طاہر احمد صاحب، مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان۔ مکرم وحید الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید اور خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ مستورات کے علاوہ چند زیر تبلیغ نو مسلمانوں نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔ صدارتی تقریر اور دُعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔ آخر میں چائے وغیرہ سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔

☆ــــ مکرم منور احمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ صالح نگر (یو پی) تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۴ کو جماعت احمدیہ صالح نگر میں بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ یوم مسیح موعودؑ خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد مکرم ماسٹر سعید احمد صاحب، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ بعد دُعا جلسہ برخواست ہوا۔ احمدی احباب و مستورات کے علاوہ غیر احمدی اور غیر مسلم بھی کثرت سے شامل ہوئے۔

☆ــــ مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاءؔ مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۳ر مارچ کو مسجد احمدیہ اودے پور کٹیا (شاہجہانپور) میں بعد نماز عشاء جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد خاکسار کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم مسرور احمد صاحب، مکرم اسلم خان صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ بعد دُعا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

☆ــــ مکرم سید محمد یوسف صاحب زبیری گلبرگہ سے تحریر کرتے ہیں کہ ۲۳ر مارچ کو گلبرگہ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم ظفر احمد صاحب، مکرم اُسامہ صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ بعد دُعا جلسہ کا پروگرام ختم ہوا۔

☆ــــ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ بھدرک تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۴ کو مسجد احمدیہ بھدرک میں مکرم غلام مہدی صاحب محمود کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم عبدالاحد صاحب، مکرم مولوی ہارون رشید صاحب، مکرم حاتم احمد طارق صاحب، مکرم وسیم احمد صاحب اور خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

☆ــــ مکرم محمد محی الدین صاحب امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ وڈمان تحریر کرتے ہیں۔ کہ ۲۳ر مارچ کو مسجد احمدیہ وڈمان میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ پہلے بچوں کا پروگرام ہوا۔ اس کے بعد تلاوت قرآن کریم ہوئی۔ مکرم طاہر احمد صاحب معلم وقف جدید اور مکرم رشید احمد صاحب بی اے نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اسکے بعد مکرم باشو میاں صاحب نے تقریر کی آخر میں خاکسار نے دو نظمیں سُنائیں اور صدارتی تقریر کی دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

☆ــــ مکرم مسعود احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ چنتہ کنٹہ تحریر کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ نے ٹھیک ۷ بجے محترم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم عبدالحفیظ صاحب نے جلسہ کا پس منظر بیان کیا۔ بعدہٗ خاکسار۔ مکرم محمود احمد صاحب بابر۔ مکرم محمود احمد صاحب رشید۔ مکرم شفیق احمد صاحب۔ مکرم عبدالقیوم صاحب اور مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے مختلف پروگراموں میں حصہ لیا۔ صدارتی تقریر اور دُعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔ مستورات بھی پردہ کی رعایت سے شریک ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے بابرکت نتائج برآمد فرمائے۔ آمین

☆ــــ مکرم سی۔ ایچ عبدالرحمٰن صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں کہ ۲۳/۳/۸۴ کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ کوڈالی میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد صدر صاحب نے افتتاحی تقریر میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ بعدہٗ خاکسار سی۔ ایچ عبدالرحمٰن، مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر مجلس نے تقاریر کیں۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

☆ــــ مکرم عبدالباسط صاحب قمر لبقاپوری تحریر کرتے ہیں کہ ۲۳ر مارچ کو جماعت احمدیہ کے تاریخی مقام دارالبیعت (لدھیانہ) میں یوم مسیح موعودؑ کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس بابرکت مقام پر آج سے قریباً ۹۵ سال پہلے حضور اقدسؑ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پہلی بیعت کا آغاز فرمایا تھا۔ اسی روز ظہر و عصر کی نمازیں جمع کی گئیں اور معًا بعد خاکسار نے سب سے پہلے شرائط بیعت پڑھ کر سُنائے اس کے بعد خاکسار نے رسالہ الوصیت سے ایک اقتباس پڑھا۔ بعدہٗ دُعا کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

☆ــــ مکرم مولوی محمد فاروق صاحب مبلغ سلسلہ کروناگاپلی لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۵ر مارچ کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ کروناگاپلی میں زیر صدارت محترم محمد شمس الدین صاحب صدر جماعت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ مکرم ایم ابوبکر کنجو صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم صدر صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ بعدہٗ مکرم محمد ایوب صاحب مبلغ ملیالم خاکسار اور صدر صاحب نے تقاریر کیں۔ دُعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

☆ــــ مکرم مولوی عبدالسلام صاحب انورؔ مبلغ بھدرواہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۴ر مارچ کو بعد نماز مغرب مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب بٹ، مکرم ملک محمد اقبال صاحب ناصر اور خاکسار عبدالسلام انور نے تقاریر کیں۔ آخر میں صدر مجلس نے خطاب کیا اور خاکسار نے اجتماعی دُعا کرائی اور جلسہ برخواست ہوا۔

☆ــــ مکرم سید عارف احمد صاحب نائب صدر و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ موتی ہاری (بہار) تحریر کرتے ہیں کہ ۲۳ر مارچ کو بعد نماز مغرب مکرم عبدالجبار صاحب صدر جماعت موتی ہاری کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد صدر جلسہ۔ مکرم سید زاہد احمد صاحب۔ خاکسار سید عارف احمد۔ مکرم نشاط احمد صاحب۔ مکرم خالد احمد صاحب اور مکرم سید عابد احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ آخر میں صدر جلسہ نے اختتامی تقریر فرمائی جس کے ساتھ ہی یہ اجلاس ختم ہوا۔

☆ــــ مکرم محمد احمد صاحب سولیجہ کانپور سے تحریر کرتے ہیں کہ ۲۴ر مارچ کو حوض والے مکان کانپور میں بعد نماز عشاء جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم محمد لطیف صاحب دہرہ صدر جلسہ نے افتتاحی تقریر کی بعدہٗ مکرم حاجی محمد ظفر عالم خانصاحب۔ مکرم تنویر علی صاحب آزار۔ مکرم محمد قمر عالم صاحب۔ مکرم عبدالستار صاحب صدیقی۔ مکرم محمد سعید صاحب صدیقی۔ مکرم محمد مؤید صاحب سولیجہ اور مکرم محمد شفیع صاحب صدیقی نے مختلف پروگراموں میں حصہ لیا۔ بعد دُعا اجلاس برخواست ہوا۔

☆ــــ مکرم سید عبیدالسلام صاحب صدر جماعت احمدیہ بھوبنیشور لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۵ر مارچ کو مسجد احمدیہ بھوبنیشور میں خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم سید محمد سرور صاحب، مکرم غلام احمد عبید صاحب سیکرٹری مال اور خاکسار نے تقاریر کیں۔

☆ــ مکرم مبارک احمد صاحب عابدؔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ناصر آباد (کشمیر) تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳ر مارچ کو لوکل انجمن احمدیہ ناصر آباد کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ ناصر آباد میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم غلام نبی صاحب بڈر سیکرٹری مال کی صدارت میں منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت کے بعد مکرم عبدالمنان صاحب راتھر اور مکرم نذیر احمد صاحب لون قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے تقاریر کیں۔ آخر میں صدر جلسہ نے تقریر کی اور اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ اجلاس برخواست ہوا۔

# مقامی قادیان میں توسیع تبلیغ کیلئے مالی تعاون کی اپیل

از محترم حضرت امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاکیدی فرمان کے مطابق مضافات قادیان میں بسنے ہوئے مسلمانوں میں مؤثر رنگ میں تبلیغ و تربیت کی مہم امارت مقامی قادیان کی زیر نگرانی گذشتہ سال میں شروع کی گئی تھی۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ و مقامی اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و مقامی کے تعاون سے ایک باقاعدہ پروگرام کے تحت تبلیغی و تربیتی مساعی شروع کی گئیں احباب جماعت قادیان کے مخلص انصار و خدام نے اس میں دلی ذوق و شوق سے حصہ لیا اور چھوٹے چھوٹے دیہات میں جاکر کام شروع کیا۔ شروع میں یہ حلقہ سولہ کلومیٹر کے ریڈیس میں تھا مگر جیسے جیسے کام تیز تر ہوتا گیا ہماری تبلیغی مساعی کا حلقہ بھی وسیع تر ہوتا چلا گیا اور اب تو یہ حلقہ پچاس ساٹھ کلومیٹر کے ریڈیس تک ممتد ہو چکا ہے۔

احباب کو بخوبی علم ہے کہ ایسے کاموں کے لئے پیسے کی بھی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ لوکل انجمن نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ، مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے مالی تعاون حاصل کیا اور مقامی افراد نے بھی لوکل فنڈ میں حصہ لیا۔ اور یہ کام چلتا رہا۔ ہمارے رب کریم نے خاص فضل فرمایا اور حضور کی خصوصی توجہ اور دعاؤں سے جلسہ سالانہ تک پانصد سے زائد بیعتیں ہوئیں۔ فالحمد للہ۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان سب نو احمدی احباب کو استقامت عطا فرمائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ماہ دسمبر ۸۳ء تک کی تبلیغی مساعی کی رپورٹ پیش ہونے پر کام کی وسعت اور مقامی جماعت کے محدود مالی وسائل کے پیش نظر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھارت کی تمام احمدیہ جماعتوں کے افراد کو اس کار خیر میں حصہ لینے کا اور اس ثواب میں شامل ہونے کی تحریک ان الفاظ میں فرمائی ہے۔

”فنڈ مہیا کریں ہندوستان کی جماعتوں کو متوجہ کریں کہ اللہ اس قدر فضل فرما رہا ہے وہ بھی ہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہوں اور مالی قربانی کے ذریعہ اس عظیم آسمانی تحریک میں اپنا حصہ ڈال کر اللہ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ مجھے اُمید ہے کہ تمام ہندوستان سے اس غرض سے بآسانی ایک لاکھ روپیہ یا زائد وصول ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔“

اس سلسلہ میں جماعتوں کے امراء / صدر صاحبان کو امارت مقامی قادیان کیطرف سے چٹھیاں لکھی گئی ہیں۔ دفتر محاسب میں ”مقامی تبلیغ“ کے نام سے ایک امانت کھول دی گئی ہے۔ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ حضور کے فرمان کے مطابق ہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کے اس موقعہ سے پورا پورا فائدہ اُٹھاتے ہوئے دل کھول کر اس کار خیر میں حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و نفوس میں اپنے فضل سے بہت برکت عطا فرمائے اور آپ کے ایمان و اخلاص میں ترقی عطا فرمائے۔

والسلام

خاکسار۔ مرزا وسیم احمد

امیر جماعت احمدیہ قادیان

## اعلان نکاح

مورخہ ۲۵/۲/۸۴ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں عزیز مکرم محمد صادق صاحب انور انڈین نیوی ابن مکرم مستری محمد یوسف صاحب قادیان کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ مکرمہ ریحانہ رسول صاحبہ بنت مکرم غلام رسول صاحب بٹ سٹھو بالا سرینگر (کشمیر) مبلغ -/۱۵۰۰ روپے حق مہر پر کیا۔

مکرم مستری محمد یوسف صاحب مبلغ -/۱۰ روپے مختلف امانات میں ادا کرتے ہوئے احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر دو خاندانوں کے لئے باعث برکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

# منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مئی ۸۳ء تا اپریل ۸۶ء

### گکھبرگہ (کرناٹک)

صدر جماعت مکرم قریشی عبد الرحمن صاحب (نامزدگی)
سیکرٹری مال 〃 غلام حمید الدین صاحب 〃

### پرولیا (مغربی بنگال)

صدر جماعت مکرم عزیز الحق صاحب
سیکرٹری مال 〃 سلامت شیخ صاحب
〃 تعلیم 〃 آزاد مرزا صاحب
〃 تبلیغ 〃 نور الاسلام صاحب
〃 امور عامہ 〃 بدر الانعام صاحب

### کرنول (آندھرا)

صدر جماعت مکرم محمد عظمت اللہ صاحب
سیکرٹری مال 〃 محمد عبد العزیز صاحب

### عادل آباد (آندھرا)

صدر جماعت مکرم ظہیر احمد خان صاحب پرویز
سیکرٹری مال 〃 لطیف احمد خان صاحب جاوید

### ہتھوا ملانہ (ہریانہ)

صدر جماعت مکرم حکیم الدین صاحب مستری
سیکرٹری مال 〃 رئیس احمد صاحب

### صالح نگر (یوپی)

صدر جماعت مکرم منور احمد خان صاحب
سیکرٹری مال 〃 سعید احمد خان صاحب
〃 تبلیغ 〃 بشیر احمد صاحب
〃 تربیت 〃 نور خان صاحب
(منظوری ماہ دسمبر ۸۴ء تک کے لئے)

سیکرٹری وقف جدید مکرم کریم بخش صاحب منظوری دسمبر ۸۴ء تک

### امروہہ (یوپی)

صدر جماعت مکرم عبد الوحید صاحب
سیکرٹری مال 〃 محمد راشد صاحب (نامزد)

### سنگار پور (اڑیسہ)

صدر جماعت مکرم شیخ قاسم صاحب
سیکرٹری مال 〃 شیخ معراج صاحب
〃 تعلیم و تربیت تبلیغ 〃 شیخ عبد الغفور صاحب

### سرلونیا گرام (اڑیسہ)

صدر جماعت و سیکرٹری مال مکرم سید کریم بخش صاحب
سیکرٹری تبلیغ تعلیم و تربیت 〃 سید مسعود احمد صاحب

### بلاری (بہار)

صدر جماعت مکرم منظور احمد صاحب
سیکرٹری مال و امام الصلوٰۃ 〃 ایس ایم عثمان صاحب
〃 تعلیم و تربیت 〃 عبد الباری صاحب

### برلیشہ (مغربی بنگال)

صدر جماعت مکرم محمد اسحاق لشکر صاحب
سیکرٹری تبلیغ 〃 شیدا علی صاحب
〃 مال 〃 سجاد علی صاحب
〃 تعلیم و تربیت 〃 مرتضیٰ علی صاحب
〃 ضیافت 〃 محمد صورت زمان صاحب

ناظر اعلیٰ قادیان

## درخواست ہائے دعا

محترم حضرت امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے موصولہ اعلان کے مطابق مکرم سید شاہ محمد صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا کو مورخہ ۲۲/۲/۸۴ ہارٹ اٹیک ہوا جس کے باعث ان کو ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ موصوف کی کامل و عاجل شفایابی اور درازی عمر کے لئے ●—— مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری درویش تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بیٹے عزیز عبد الباسط صاحب قمر کو دسمبر ۸۳ء میں منعقدہ آئی آئی ٹی کی طرف سے ایم ٹیک (ماسٹر آف ٹیکنالوجی) میں داخلہ کے لئے GATE کے امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ اس کامیابی کو عزیز کے لئے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بننے کے لئے ●—— مکرمہ حمیدہ صاحبہ شاہجہانپور سے مبلغ -/۱۰ روپے مختلف مدات میں جمع کراتے ہوئے مکرم عبد الواحد صاحب احمدی کی صحت کاملہ عاجلہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ●—— مکرم سید ادریس احمد صاحب عاجز کرمانی ربوہ اپنی بیٹی مکرمہ سلمیٰ سیدانی صاحبہ (والدہ تین بچے اور ایک بچی) جو مٹی کے تیل کا چولہا جلاتے وقت جل گئیں تھیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ●—— مکرم احمد حسین صاحب حیدر آباد اپنی بیٹی عزیزہ صبیحہ بیگم سلمہا کے امتحان ایم اے عربی میں فرسٹ ڈویژن حاصل کرنے کی خوشی میں مبلغ -/۲۰ روپے مختلف مدات میں ادا کرتے ہوئے عزیزہ کے روشن مستقبل کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

# پروگرام دورہ مکرم مولوی بشیر الدین احمد صاحب انسپکٹر بیت المال آمد

جملہ جماعتہائے احمدیہ صوبہ جموں و کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۱ ۴/۸۴ سے انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات و بابت بجٹ ۸۵-۱۹۸۴ء دورہ کریں گے۔ لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین سلسلہ سے انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ کما حقہٗ تعاون کرنے کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

| نام جماعت | رسیدگی | قیام | روانگی | نام جماعت | رسیدگی | قیام | روانگی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| قادیان | - | - | ۲۱ ۴/۸۴ | پیک امیر چھ نونہ متی | ۱۸ ۵/۸۴ | ۲ | ۲۰ ۵/۸۴ |
| جموں | ۲۲ ۴/۸۴ | ۱ | ۲۳ ۴/۸۴ | ناصر آباد | ۲۰ | ۳ | ۲۳ |
| پونچھ | ۲۳ | ۲ | ۲۵ | شورت | ۲۳ | ۲ | ۲۵ |
| درہ دکھیا نونہ بانڈی | ۲۵ | ۱ | ۲۶ | آسنور | ۲۵ | ۳ | ۲۸ |
| شیدرہ | ۲۶ | ۱ | ۲۷ | کوریل | ۲۸ | ۱ | ۲۹ |
| سلواہ گورسائی پٹھانہ تیر | ۲۷ | ۲ | ۲۹ | رشی نگر | ۲۹ | ۳ | ۱ ۶/۸۴ |
| منکوٹ | ۲۹ | ۱ | ۳۰ | ماندوجن | ۱ ۶/۸۴ | ۱ | ۲ |
| کالابن لوہارکا | ۳۰ | ۱ | ۱ ۵/۸۴ | میتہ دار | ۲ | ۱ | ۳ |
| چارکوٹ | ۱ ۵/۸۴ | ۲ | ۳ | بانلو | ۳ | ۱ | ۴ |
| بڈھانوں | ۴ | ۱ | ۵ | صوفن ناموز گاگرن | ۴ | ۱ | ۵ |
| جبوں | ۵ | ۱ | ۶ | سری نگر | ۵ | ۳ | ۸ |
| کھندرواہ | ۶ | ۲ | ۸ | اونہ گام | ۸ | ۱ | ۹ |
| سری نگر | ۸ | ۳ | ۱۱ | ترک پورہ | ۹ | ۱ | ۱۰ |
| پاری پاری گام | ۱۱ | ۲ | ۱۳ | ہیپر مرگ | ۱۰ | ۱ | ۱۱ |
| اسلام آباد | ۱۳ | ۱ | ۱۴ | لولاب | ۱۱ | ۱ | ۱۲ |
| نندورہ | ۱۴ | ۱ | ۱۵ | سری نگر | ۱۳ | ۳ | ۱۵ |
| یاری پورہ | ۱۵ | ۳ | ۱۸ | قادیان | ۱۷ ۶/۸۴ | - | - |

# مبلغین کرام کا تبلیغی و تربیتی دورہ

جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ صوبہ اُترپردیش کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلغ شاہجہانپور اور مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ بمبئی مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق صوبہ اُترپردیش کا تبلیغی و تربیتی دورہ فرمائیں گے جملہ عہدیداران جماعت و سیکرٹریان تبلیغ اس دورہ کو کامیاب بنانے میں مولوی صاحبان کے ساتھ ہر ممکن تعاون فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

| نام جماعت | رسیدگی | قیام | روانگی | نام جماعت | رسیدگی | قیام | روانگی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| دہلی | ۱۳ ۵/۸۴ | ۲ | ۱۵ ۵/۸۴ | بنارس | ۲۶ ۵/۸۴ | ۲ | ۲۸ ۵/۸۴ |
| چرگاؤں جھانسی | ۱۵ | ۱ | ۱۶ | لکھنؤ | ۲۸ | ۱ | ۲۹ |
| کونچ | ۱۶ | ۱ | ۱۷ | شاہجہانپور | ۲۹ | ۳ | ۱ ۶/۸۴ |
| رانٹھ | ۱۷ | ۲ | ۱۹ | بریلی | ۱ ۶/۸۴ | ۱ | ۳ |
| سکرا | ۱۹ | ۲ | ۲۱ | امروہہ | ۳ | ۲ | ۵ |
| مودھا | ۲۱ | ۱ | ۲۲ | ساندھن آگرہ | ۶ | ۲ | ۸ |
| فیض آباد | ۲۳ | ۱ | ۲۳ | صالح نگر براستہ آگرہ | ۸ | ۱ | ۹ |
| گونڈہ | ۲۳ | ۱ | ۲۴ | کانپور | ۱۰ ۶/۸۴ | - | - |

# وقفِ عارضی میں شمولیت تقاضائے الٰہی کا فرمان ہے

مربیوں کو بھی چاہیئے اور عام عہدیداروں کو بھی چاہیئے کہ جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقفِ عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔

(الفضل ۵ مارچ ۱۹۶۶ء)

جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وقفِ عارضی کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داری کو ادا فرمائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

# دعائے مغفرت

محترم سید جعفر حسین صاحب ایڈووکیٹ صدر جماعت احمدیہ شاہ نگر جو عرصہ ایک سال سے شدید بیمار تھے۔ مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۸۴ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ ایک عرصہ تک آل انڈیا اتحاد المسلمین کے جنرل سیکرٹری رہے۔ اور جیل میں تفسیر کبیر پڑھ کر احمدیت کو قبول کیا۔ مختلف مقامات پر "میں احمدی کیوں ہوا" کے زیر عنوان تقاریر کے ذریعہ تبلیغ کرتے رہے۔ چار سال تک ممبر انجمن احمدیہ کے مشیر قانونی بھی رہے۔ خاندان میں اکیلے احمدی ہوئے۔ اسی روز رات ۹ بجے خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی۔ موصوف موصی تھے۔ اس لئے امانتاً احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے جو الحمد للہ احمدی ہیں۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

خاکسار۔ حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ

# شکریہ احباب اور درخواست دعا

(۱) :- میری اہلیہ محترمہ کی وفات پر دور و نزدیک سے بہت سے عزیزوں اور دوستوں نے ہمدردی اور دعاؤں کے خطوط لکھے ہیں فرداً فرداً ان کو جواب دینا میرے لئے ممکن نہیں لہٰذا اس تحریر کے ذریعہ میں ان سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مزید دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

خاکسار۔ حافظ سخاوت علی قادیان۔

(۲) :- خاکسار کے والد محترم چوہدری محمد شریف صاحب گجراتی درویش کی اچانک وفات پر ہمارے بزرگوں، بھائیوں اور بہنوں نے ہمارے ساتھ غیر معمولی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے باہر سے بھی عزیزوں کے متعدد تعزیتی خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے۔ آمین۔ میں ان سطور کے ذریعہ ان سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والد صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ بمبئی۔

**بدر کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا فرض ہے (مینیجر بدر)**

**وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جا سکتا ہے جو اپنے عزیز مال کو اس کی راہ میں خرچ کرے گا!**

(فرمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تبلیغ رسالت جلد دہم)

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

الخیر کلّہ فی القرآن

THE JANTA
PHONE 23-0302
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳
MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA-700073.

"میں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"
(تحفہ ... تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
(پیشکش)
لبرٹی ہوٹل
فون نمبر ۸-۲-۸
حیدرآباد-۵۰۰۰۲۳

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF
الیس اللہ بکاف عبدہ
MADE OF PURE GOLD & SILVER AND ALL TIPES OF ORNAMENTS IN LATEST DESIGNES
PLEASE CONTACT:-
KASHMIR JEWELLERS
OPPOSITE MASJID AQSA, QADIAN-143516.

AUTO CENTRE
23-5222
23-1882
ٹیلیفون نمبر
آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱
HM
بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر SKF
ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!
AUTO TRADERS
16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001

"محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
پیشکش: سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹
SUNRISE RUBBER PRODUCTS.
2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA-700039

پرفیکٹ ٹریول ایڈس
PERFECT TRAVEL AIDS.
D/No. 2/54 (1)
MAHADEVPET
MADIKERI-571201
(KARNATAK)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز
RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY-8.

ریگزین، فوم، چمڑے، جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ ... سوٹ کیس
بریف کیس، اسکول بیگ، ایئر بیگ، ہینڈ بیگ، زنانہ و مردانہ ... پرس
اور بیلٹ کے مینوفیکچرس اینڈ ...

ہر قسم اور ماڈل کے
موٹر کار، موٹر سائیکل، اسکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY
MADRAS-600004.
PHONE No. 76360.

# پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ - ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر :- ۴۳۴۷۱۷



## ارشادِ نبوی

" اُنظُرُوا اِلٰی مَن ھُوَ اَسفَلَ مِنکُم " (متفق علیہ)

ترجمہ :- ہمیشہ اُس شخص پر نظر رکھو جو تم سے کم حیثیت کا ہے ۔

محتاجِ دعا :- یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)



**حدیثِ نبوی** صلی اللہ علیہ وسلم :- " اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی کو حرام قرار دیا ہے ۔ " (متفق علیہ)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :- " جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا ..... وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ۔ " (کشتی نوح)

پیشکش :- محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرس :-

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ
سی آئی ٹی کالونی
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

# ملین موٹرس



## ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے ۔ " (کشتی نوح)

پیشکش :- **ROYAL AGENCY**

C.B. CANNANORE - 570001.

H.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)

PHONE :- PAYANGADI - 12. CANNANORE - 4498.



" فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے " (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

# اکمل الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

# گڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو - ٹی وی - اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس ۔



" قرآن شریف ... ہدایت کا موجب ہے " (ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۱)

فون نمبر ۲۹۱۶　　ٹیلیگرام : سٹار ایون

# سٹار ایون اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرس :- کریشڈ بون - بون میل - بون سینیوں - ہارن ہوفس وغیرہ

(پوسٹ بکس ۸)

نمبر ۲/۲۰/۱ ... کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)



حیدرآباد میں　　فون نمبر :- ۴۲۳۰۱

# لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی الیکٹریکل فٹنگ - قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

**مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)**

(۴۸۷ - ۱ - ۱۶ سعید آباد - حیدرآباد ۔ آندھرا پردیش)



# " اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو ! "

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

**NIR** ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں

عمدہ و دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے